قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

1938 - 2013
PLATINUM JUBILEE
MAJLIS KHUDDAMUL AHMADIYYA

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

شمارہ 8 | اگست 2013 ظہور 1392 ہش | جلد 32

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود و سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اُس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گُم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اس کی زندگی میں اُس کو دیں۔“ (حقیقۃ الوحی ص 115)

محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان، احمدیہ ہیلتھ کلب قادیان کا افتتاح کرتے ہوئے
محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی ہمراہ ہیں

مکرم مظفر احمد صاحب ظفر زونل امیر آگرہ اور مکرم عطاء الرحمٰن بنگالی صاحب نے جناب پرنب مکھر جی صدر
جمہوریہ ہند کے ساتھ ملاقات کی اور جماعتی لٹریچر پیش کیا۔ اس موقعہ کی ایک تصویر

مکرم سید عبدالہادی کاشف صاحب مبلغ سلسلہ دہلی مرکزی وزیر جناب فاروق عبداللہ صاحب کو
جماعتی ٹریچر دیتے ہوئے

بھاگلپور زون بہار کے زونل اجتماع کے موقعہ پر مکرم شمیم احمدی غوری صاحب
ایڈیشنل معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت تقریر کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کے اجتماع کے موقعہ پر مکرم غلام عاصم الدین صاحب
سابق معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت تقریر کرتے ہوئے

زونل اجتماع شمالی کرناٹک کے موقعہ پر مکرم رفیق احمد صاحب بیگ
نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت عہد دہراتے ہوئے

ماہنامہ
مشکوٰۃ
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان قادیان

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہوسکتی“
(حضرت مصلح موعودؓ)

جلد 32 ظہور 1392ہش اگست 2013ء شمارہ 8

نگران: محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لون

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، محمد نورالدین، کے۔ طارق احمد

منیجر : رفیق احمد بیگ
مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، سید عبدالہادی، مرید احمد ڈار، شمیم احمد غوری
انٹرنیٹ ایڈیشن و کمپوزنگ: سید اعجاز احمد آفتاب
ٹائٹل پیج : تسنیم احمد بٹ
دفتری امور : عبدالرب فاروقی۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدلِ اشتراک
اندرون ملک 200 روپے   بیرون ملک :50 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 20 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن 2
☆ انفاخ النبی ﷺ 3
☆ کلام الامام المہدی علیہ السلام 4
☆ ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 5
☆ اداریہ 6
☆ نظم 7
☆ مخالفین احمدیت کے لٹریچر پر ہمارا تبصرہ۔ قسط۔ 15 9
☆ زکوٰۃ ایک اہم فریضہ 17
☆ سرکلر نظارت نشر و اشاعت 18
☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کی ایک جھلک 19
☆ ماہر سائنسدان کا تحقیقی مقالہ ہستی باری تعالیٰ کے سات ثبوت 25
☆ لیلۃ القدر 31
☆ ملکی رپورٹیں 33
☆ جلسہ ہائے یوم خلافت 35
☆ OUR BEFITTING RESPONSE 36

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○

ترجمہ: یہی کامل کتاب ہے اس (امر) میں کوئی شک نہیں متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو (کچھ) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۔(النساء :۳۷)۔

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ○ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ○ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ○ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ○ (الذّٰریٰت آیت 16-20)

ترجمہ: متقی باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔ (اور) ان کا رب انہیں جو کچھ دے گا وہ لیتے جائیں گے۔ وہ اس وقت سے پہلے پوری طرح احکام بجالانے والے تھے۔ راتوں کو کم ہی سوتے تھے اور صبح کے وقت بھی وہ استغفار کیا کرتے تھے۔ اور اُن کے مالوں میں مانگنے والوں کا بھی حق تھا اور جو مانگ نہیں سکتے تھے ان کا بھی (حق تھا)۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ ۔ (ترمذی کتاب الجھاد باب ماجاء فِی الاستفتاح بصعالیك المسلمین)

حضرت ابوردرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کمزوروں میں مجھے لاش کرو یعنی میں ان کے ساتھ ہوں اوران کی مدد کرکے تم میری رضا حاصل کر سکتے ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ کمزوروں اور غریبوں کی وجہ سے ہی تم خدا کی مدد پاتے ہواوراس کے حضور سے رزق کے مستحق بنتے ہو۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ ۔ (بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق صفحہ ۴۲۵)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جواس کے عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اوران کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُھُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا اَھْلَ الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی الرّحمۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم : مَنْ لَا یَرْحَمِ النَّاسَ لَا یَرْحَمْہُ اللّٰہُ ۔ (مسلم کتاب الفضائل باب رحمۃ الصبیان والعیال)

حضرت جریرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جولوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

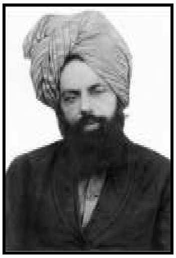

کلام الامام المہدی علیہ السلام

''اور دوسرے طور پر جو ہمدردی بنی نوع سے متعلق ہے اس آیت (اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی) کے یہ معنے ہیں کہ اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے زیادہ اُن سے کچھ تعرض نہ کرو اور انصاف پر قائم رہو۔ اور اگر اس درجہ سے ترقی کرنی چاہو تو اس سے آگے احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کی بدی کے مقابل نیکی کرے اور اس کی آزار کے عوض میں تو اس کو راحت پہنچا دے اور مروت اور احسان کے طور پر دستگیری کرے۔ پھر بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیر خواہی بجالاوے اس سے کوئی اور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو جیسی شدت قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے کہ ہمدردی خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا مدعا یا غرض درمیان نہ ہو بلکہ اخوت و قرابت انسانی کا جوش اس اعلیٰ درجہ پر نشوونما پا جائے کہ خود بخود بغیر کسی تکلّف کے اور بغیر پیش نہاد رکھنے کسی قسم کی شکر گذاری یا دعا یا اور کسی قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے صادر ہو۔

عزیزو! اپنے سلسلہ کے بھائیوں سے باستثنا اس شخص کے کہ بعد اس کے خدائے تعالیٰ اس کو رد کر دیوے خاص طور سے محبت رکھو اور جب تک کسی کو نہ دیکھو کہ وہ اس سلسلہ سے کسی مخالفانہ فعل یا قول سے باہر ہو گیا تب تک اس کو اپنا ایک عضو سمجھو۔ لیکن جو شخص مکاری سے زندگی بسر کرتا ہے اور اپنی بدعہدیوں یا کسی قسم کے جور و جفا سے اپنے کسی بھائی کو آزار پہنچاتا ہے یا وساوس و حرکات مخالف عہد بیعت سے باز نہیں آتا وہ اپنی بدعملی کی وجہ سے اس سلسلہ سے باہر ہے۔ اس کی پرواہ نہ کرو۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۵۱)

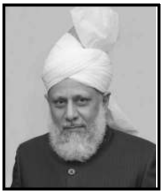

ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''اس آیت (النساء آیت ۳۷) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف اپنے بھائیوں،عزیزوں، رشتہ داروں، اپنے جاننے والوں، ہمسایوں سے حسن سلوک کرو، ان سے ہمدردی کرو اور اگر ان کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے تو اُن کی مدد کرو، ان کو جس حد تک فائدہ پہنچا سکتے ہو فائدہ پہنچاؤ بلکہ ایسے لوگ، ایسے ہمسائے جن کو تم نہیں بھی جانتے، تمہاری ان سے کوئی رشتہ داری یا تعلق داری بھی نہیں ہے جن کو تم عارضی طور پر ملے ہو ان کو بھی اگر تمہاری ہمدردی اور تمہاری مدد کی ضرورت ہے، اگر ان کو تمہارے سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے تو ان کو ضرور فائدہ پہنچاؤ۔اس سے اسلام کا ایک حسین معاشرہ قائم ہوگا۔ ہمدردیٔ خلق اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے کا وصف اور خوبی اپنے اندر پیدا کرلوگے اور اس خیال سے کرلوگے کہ یہ نیکی سے بڑھ کر احسان کے زمرے میں آتی ہے اور احسان تو اس نیت سے نہیں کیا جاتا کہ مجھے اس کا کوئی بدلہ ملے گا۔احسان تو انسان خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر کرتا ہے۔تو پھر ایسا حسین معاشرہ قائم ہو جائے گا جس میں نہ خاوند بیوی کا جھگڑا ہوگا، نہ ساس بہو کا جھگڑا ہوگا، نہ بھائی بھائی کا جھگڑا ہوگا، نہ ہمسائے کا ہمسائے سے کوئی جھگڑا ہوگا، ہر فریق دوسرے فریق کے ساتھ احسان کا سلوک کر رہا ہوگا اور اس کے حقوق اسی جذبہ سے ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہوگا۔اور خالصتاً اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا پیار حاصل کرنے کے لئے، اس پر عمل کر رہا ہوگا۔آج کل کے معاشرہ میں تو اس کی اور بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔اگر یہ باتیں نہیں کروگے، فرمایا: پھر متکبر کہلاؤ گے اور تکبر کو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں کیا۔تکبر ایک ایسی بیماری ہے جس سے تمام فسادوں کی ابتدا ہوتی ہے۔......شرط میں اس بارہ میں تفصیل سے پہلے ہی ذکر آچکا ہے اس لئے یہاں تکبر کے بارہ میں تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں۔خلاصۃً یہ ہے کہ ہمدردیٔ خلق کرو تاکہ اللہ تعالیٰ کی نظروں میں پسندیدہ بنو اور دونوں جہانوں کی فلاح حاصل کرو۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ ستمبر ۲۰۰۳)

ادار یہ: الحکمة ضالة المؤمن

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ الحکمة ضالة المؤمن حیث وجدھا فھو احق بھا حکمت مؤمن کی گمشدہ چیز ہے جہاں بھی اُس کو پالیتا ہے اُس کو اخذ کر لیتا ہے۔ یہ ایک عظیم حدیث ہے اس میں پیارے آقا سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں دو اہم امور کی طرف توجہ دلائی ہے ایک تو یہ کہ حکمت، دانائی، حقیقی علم ہمیں جہاں کہیں سے بھی ملے ہمیں اسے اخذ کر لینا چاہئے اور کسی قسم کی عصبیت کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ اور دوسری بات یہ کہ حکمت، دانائی اور علم حقیقی اصل میں مؤمن کی میراث ہے۔

یہ دونوں باتیں قابل غور ہیں اور ہمیں عمل کے ساتھ ساتھ دعوتِ فکر بھی دے رہی ہیں۔ کچھ لوگ بعض دفعہ یہ کہتے ہوئے سنے یا دیکھے گئے ہیں کہ فلاں بات ایک ہندو نے، یا سکھ نے، یا عیسائی نے، یا یہودی عالم نے کہی ہے اور ہم چونکہ مسلمان ہیں اس لئے باوجود اس کے کہ اُس کی بات سو فیصد سچی ہے لیکن ہم اس کو نہیں مانیں گے۔ شاید اسی تعصب کی وجہ سے بعض مولوی اور مفتی کہلانے والوں نے مغربی ممالک کی طرف سے ایجاد ہونے والی اشیاء سے استفادہ کرنا صرف اس لئے حرام قرار دیا کہ وہ کسی غیر قوم کے افراد کی ایجاد کردہ چیزیں ہیں۔ اگر چہ کہ اب اس چلن میں کافی تبدیلی آئی ہے لیکن ایک زمانہ میں بسوں میں سفر تک کو حرام قرار دیا جاتا تھا اور انگریزی زبان میں تعلیم حاصل کرنے پر روک لگائی جاتی تھی۔ شکر ہے کہ اس دقیانوسی سوچ میں اب کافی کمی آئی ہے لیکن اب بھی دنیا میں اور ہمارے ملک ہندوستان میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اس قسم کی سوچ رکھتے ہیں اور ٹی وی وغیرہ کے استعمال کو قطعاً ممنوع قرار دیتے ہیں۔ ان باتوں کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے تناظر میں دیکھا جائے تو کس قدر احمقانہ اور عقل سے دور نظر آتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہمیں کس قدر اعلیٰ نظریہ عنایت فرمایا ہے اور دقیانوسی سوچ رکھنے والے اپنے وہم کے کن اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں اس سے بھی بڑھکر یہ سوچ دی ہے کہ ہمیں حکمت، دانائی اور تعلیم کے میدان میں کس قدر آگے ہونا چاہئے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکمت کو ضالّة المؤمن قرار دیا ہے۔ گویا یہ مؤمن کی ہی چیز ہے جو اُس سے کھو گئی اور کسی اور کو مل گئی۔ موجودہ دور میں موین نے حکمت اور دانائی کو کھو دیا ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟ حقیقت یہ ہے کہ ایک زمانہ ایسا تھا کہ جب مؤمن اور مسلمان حکمت اور دانائی کو بکھیرتے ہوئے اور بانٹتے ہوئے نظر آتے تھے لیکن علم اور حکمت کے میدان میں یہ دبدبہ جاری نہیں رہ سکا۔ یہ میراث مؤمن سے کھو گئی اور اب یہ اُس کے غیر سے اُس کو حاصل ہو رہی ہے۔ اگر چہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق اس کو اپنے غیر سے حاصل کرنے میں کوئی عار نہیں ہے لیکن حکمت و دانائی کے خزانے مؤمن سے ہی ظہور پذیر ہونے چاہئیں، ایک مؤمن ہی علوم کے چشمے بہانے والا ہونا چاہئے اور ایک مؤمن ہی ہر میدان علم میں لوگوں کا مرجع اور ماویٰ ہونا چاہئے۔ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مذکورہ بالا حدیث کا منشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس منشاء کو سمجھنے اور اس کے مطابق علم کے ہر میدان میں آگے سے آگے قدم مارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین　　(عطاء المجیب لون)

جو بَن پڑتا ہے مجھ سے کر رہا ہوں
مرے تھوڑے کو تُو زیادہ بنا دے

رضا تیری ہے جو مولیٰ بتا دے
مجھے اُس راہ پر خود ہی چلا دے

کمر خم ہے مری بارِ گنہ سے
مرے اِس بوجھ کو تو ہی ہٹا دے

جو بَن پڑتا ہے مجھ سے کر رہا ہوں
مرے تھوڑے کو تُو زیادہ بنا دے

ہوں کب سے منتظر تیری نِدا کا
نویدِ مغفرت مولیٰ سنا دے

وہ جن سے پوچھ کچھ ہوگی نہ کوئی
مقدر میرا بھی ایسا بنا دے

ترے لائق نہیں دامن میں کچھ بھی
کوئی قابل گہر، اپنی عطا دے

تھکا ہارا مسافر ہے یہ راشد
درِ جنت اسے خود ہی دکھا دے

(عطاء المجیب راشد)

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

”انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔“

(کلام امام الزمان)

NAVNEET JEWELLERS

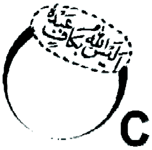

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۲﴾

(النحل:12)

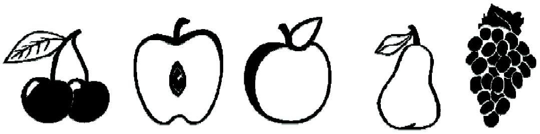

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9906722264

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

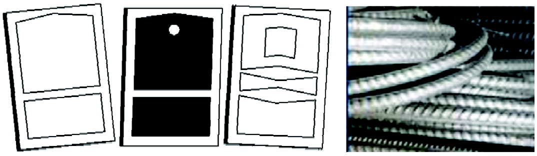

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

مخالفین احمدیت کے لٹریچر پر ہمارا تبصرہ

اسلام میں مسیح موعود اور مہدی معہود کا تصور ضرورت اور اہمیت

(قسط نمبر 15)

از غلام نبی نیاز مربی سلسلہ

(قسط 14 کے لئے شمارہ 2 فروری 2013ء ملاحظہ فرمائیں)

اللہ تعالیٰ نے اس عظیم تر کائنات اور اس میں پیدا کردہ ہمہ قسط مخلوق کو عبث پیدا نہیں کیا ہے۔ بلکہ ایک اہم اور مہتم بالشان مقصد کارفرما نظر آرہا ہے۔ جو ہر صاحب بصیرت کو دعوت فکر دیتا رہتا ہے۔ یوں تو اِس کائینات میں بہت ساری دلکش اور حسین اشیاء موجود ہیں اور اُن سب میں اُس قادر و توانا پروردگار کی ایسی محیّر کُن کاریگری عیاں ہے جو ہر سالِک کے لئے اُس کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے بہترین رہنما ہے۔ وہ واحد و یگانہ تمام صفاتِ کمالیہ سے مزین ہے، موصوف ہے۔ اُس نے اِس ساری کائینات کو عدم سے وجود بخشا ہے۔ ظاہر ہے کہ اِس میں پیدا کردہ اشیاء کے پیچھے ایک عظیم مقصد بھی ہوگا۔

ذرے ذرے سے عیاں معرفتِ کردگار
پتے پتے میں نہاں صفت پروردگار

مُتنوع مخلوق میں سے انسان کا وجود بہت زیادہ دل آویز، پُرکشش، دلچسپ اور حیران کن ہے وہ اپنی پیدائش کے اعتبار سے ممتاز اور اشرف ہے اسی لئے اس کو اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ اپنی ہیت کذائی، مناسب اور متوازن ساخت اور گوناں گوں صلاحیتوں کے آپ ہی خدا تعالیٰ کی ہستی کا بے مثال ثبوت ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے جیسا کہ فرمایا ''خَلَقَ آدمَ علیٰ صُورتِہٖ'' صورت سے یہاں ظاہری شکل وشبہات مراد نہیں بلکہ انسان ذات کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایسی عمدہ اور اعلیٰ صلاحتیں وَدیعت کر رکھی ہیں جن سے وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا انعکاس حسبِ ظرف وحسب مقدور اپنے اندر کرسکتا ہے اور پھر اُن اعلیٰ صفات کو حسبِ ضرورت، موقع ومحل احسن رنگ میں استعمال کر کے خدا تعالیٰ کی ماہیت اور حقیقت کو جاننے کی راہ اور صلاحیت پاسکتا ہے۔

واضح رہے کہ انسان فطرۃً مدنی الطبع واقع ہوا ہے اور یہ بات اُس کی شدتِ احتیاج کی عکاسی کرتا ہے وہ ہر بات میں ایک دوسرے کا محتاج ہے اور احتیاج کا یہ سلسلہ ایک ایسی ذات پر انتہا کو طوعاً و کرھاً پہنچ ہی جاتا ہے جو سب سے بالاتر اور خالق افعال ہے۔ ہاں وہی ذات جو واجب الوجود ہے۔ جس کا جلال ہمیں کسی قدر سمندر کی موجوں اور لہروں میں، اونچے پہاڑوں کی فلک بوس بلندیوں پر، رواں دواں پانی کے سروں میں، پھولوں کی قسما قسم اور نرم نرم پتوں میں، المختصر زمین و آسمان و مافیھا کی حرکات ولرزش میں نظر آتا ہے۔ وہی ذات والا صفات جس کی ربوبیت نے اِس پوری کائینات کو اپنے لُطف وکرم کے گھیرے میں سمیٹا ہوا ہے جو بلا امتیاز ہر مخلوق شئی پر اپنی رحم و کرم کی چادر ڈالے ہوئے ہے۔ اُسی ذاتِ واحد ویگانہ کی احتیاج نہ صرف انسان کو بلکہ اِس کائینات میں رواں دواں ہر شئے کو ہے۔ ہر چیز اُسی کی تسبیح وتحمید میں نعرہ زن ہے بایں ہمہ انسان خوش قسمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اشرف المخلوقات ہونے کا اعزاز عطا کیا ہے۔ دوسری تمام قسم کی مخلوق اُس کی خدمت پر ماموروسخّر ہے۔ اِن باتوں کا اظہار اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں کئی جگہ کیا ہے جسکی کسی قدر تفصیل سورہ النحل آیت 13، 14 اور 15 میں نیز سورہ ابراہیم آیت 33 میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ پس یہ امور انسانی پیدائش کے اغراض ومقاصد کو سمجھنے میں ممد ومعاون ہیں مختصر الفاظ میں اگر اس کی مزید وضاحت مطلوب ہو تو انسان کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کی پہچان مقصود تھی یا ہے۔ اِس سربستہ راز کی عقدہ کشائی حدیث قدسی کُنتُ کنزاً مخفیاً فاَحبَبتُ اَن اُعرَف فخَلَقتُ آدَمَ سے بھی بخوبی ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایک مخفی خزانہ تھا۔ میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ پس میں نے آدم کو پیدا کیا۔ یعنی انسان کو پیدا کیا۔ پس واضح ہوا کہ انسان پیدائش کی آفریدگی خدائے واحد ویگانہ، قادر وتوانا صاحب جبروت وسطوط کی پہچان ہے جو اِس عظیم تر کائینات کا خالق ہے اور وہ زندہ وجاوید ہستی جو مالک ہے اور اِس وسیع وعریض کائینات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ لہذا آدم سے مراد بنی آدم ہو یا بنی آدم دونوں تخلیق کائینات

ومافیھا کے خالق و مالک کی حقیقت اور پہچان کرانے میں مشعل راہ ہیں۔ اس طرح انسان کی پیدائش اگر ایک طرف خدا تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہے تو دوسری طرف اس سے انسان کے حقیقت مقام کا بھی اظہار ہوتا ہے خصوصیت کے ساتھ اُس انسان کا جو انسانِ کامل کہلایا۔ ہاں وہی انسانِ کامل جو اِس کائینات کے غَایۃُ المقصود تھے یعنی آقائے دو جہاں سید ولدِ آدم حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللھم صلی علیہ آلف الف مَرۃٍ۔

تخلیق کائینات کی علتِ نمائی

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے جلال و جمال کے ساتھ آدم کے ذریعہ ہویدا ہوا لیکن یہ تو کوہ طور پر پڑنے والی ایک معمولی سی کرن کی طرح تھی۔ جو کمال آب و تاب کے ساتھ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ضوفگن ہوئی۔ اسلئے یہ کہنے میں ہم حق بجانب ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ''کنتُ کنزاً'' کے حقیقی مصداق تھے۔ اور اس بات میں شک کی کوئی گنجائش نظر نہیں آتی کہ سجودِ ملائک بھی آپؐ کے لئے ہی تھا۔ کیونکہ قرآن حکیم کے ''سورہ ص'' کی آیت 82-81 میں جس ''تسویہ بشر'' کا ذکر ہے وہ آپؐ کی ذاتِ اقدس کے سوا کہیں اور نظر نہیں آتا۔ آپؐ ہی تھے جو کامل تھے آپؐ ہی تھے جو صفاتِ باری تعالیٰ کے مظہر اتم تھے۔ آپؐ ہی تھے جن کے مقدس وجود کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے جلال و جمال کے ساتھ کامل طور پر اہل دنیا پر ظاہر ہوا۔ آپکی زندگی کا ہر لمحہ خدائے واحد کے تصور میں ڈوبا رہتا تھا۔ سچ لکھا ہے کسی سیرت نگار نے کہ آپ کی مقدس ذات ایسی تھی:

''جس کے خیال میں ہمیشہ خدا کا تصور رہتا تھا۔ اور جسکو نکلتے ہوئے آفتاب اور برستے ہوئے پانی اور اُگتی ہوئی روئیدگی میں خدا کا ہی ید قدرت نظر آتا تھا۔ اور عرش رعد و آوازِ آب و طیور کے نغمۂ حمد الٰہی میں خدا کی ہی آواز سنائی دیتی تھی اور سنسان جنگلوں اور پرانے شہروں کے کھنڈروں میں خدا ہی کے قہر کے آثار دکھائی دیتے تھے اور اُس کی سطوت و جبروت کے جلوے نظر آیا کرتے تھے۔''

(لائف آف محمد مصنفہ ڈاکٹر اسپرنگر، صفحہ:89)

غرض خدا تعالیٰ کی کامل معرفت آپ کے وجود باوجود سے ہی ہوئی اور یہی وہ عظیم اور مہتم بالشان معاملہ تھا جو مولا کریم کے زیر نظر اور مقصود تھا۔ اور جو آپ کے ذریعہ پورا ہوا۔ حدیث قدسی ہے ''لَو لَاكَ لَمَا خَلَقتُ الافلاك'' اے صاحب لولاک ہوتے نہ اگر آپ تو ہوتی نہ یہ افلاک۔

حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات دفتر سوم حصہ دوم صفحہ 93 میں اور دیلمی نے مسند فردوس میں ابن عباسؓ سے اس مضمون سے ملتی جلتی ایک حدیث روایت کی ہے جو حدیث قدسی کہلاتی ہے یوں درج کی ہے:-

ترجمہ: ''اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا اور نہ اپنی ربوبیت کا اظہار کرتا۔''

(بحوالہ اگر اب بھی نہ جاگے تو''، مصنفہ شمس الدین، نوید عثمانی ادارہ الرشید دیوبند)

اِس حدیث مبارک کی صحیح عکاسی اس وقت سامنے آجاتی ہے جب قرآن مجید پر نظر غائر، تدبر و تفکر سے قاری مطالعہ کرنے لگ جاتا ہے۔ جہاں ہر سمت توحید کے سُوتے پھوٹے ہیں۔ جہاں اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے ہر مسلمان کو اپنی زبان لفظ ''اللہ'' سے تر رکھنا پڑتی ہے۔ جہاں عبادت ریاضت اور نفس کُشی میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی حاوی رہتی ہے۔ غرض کوئی ایسا موقع و محل نظر نہیں آتا جہاں غلامانِ محمدؐ خدا تعالیٰ کے نام سے غافل ہوسکیں اور یہی وہ بات ہے جس کے بارہ میں کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے اسکو کمال بخشا ہے پس حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی کمال ہے کہ توحید حقیقی کو ہر جگہ سایہ فگن کر دیا۔ پس یہ عقیدہ توحید ہی تھا جسنے بقول مسٹر موتی لال صاحب ماتھر ایم۔اے۔:

''مسلمانوں کے اندر جرأت و بیخوفی اور شجاعت و بسالت پیدا کر دی اور عزم و ارادہ میں پختگی اس قدر کہ پہاڑوں کو اپنی بلندی و مضبوطی ہیچ نظر آنے لگی اور سمندروں کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ پیغمبر اسلام نے توحید کی ایسی تعلیم دی جس سے ہر قسم کے توہمات کی جڑیں کھوکھلی ہوگئیں اور ہر قسم کے باطل عقائد کی بنیادیں ہل گئیں اور خدا کے سوا ہر قسم کا خوف دلوں سے نکل گیا مخلوق اور اُس کی مصنوعات کا ڈر بالکل جاتا رہا اور خدائے واحد کی ایسی عظمت پیدا ہوئی کہ دنیا کی تمام عظمتیں اور شوکتیں ہیچ نظر آنے لگیں۔ جلال خداوندی کے جلوے ایسے نظروں میں سمائے کہ شاہانِ عالم کا جلال و جبروت بے وقعت ہوگیا۔ یہ پیغمبر اسلام کی تعلیم کا نتیجہ تھا اور حقیقت یہ ہے کہ پیغمبر اسلام کا واحد مشن یہی تھا کہ ایک خدا کی حکومت اپنے پیروؤں کے دِلوں میں قائم کر دیں اور باقی تمام باطل اور فانی حکومتوں کا نقشِ جلال و جبروت اُن کے دلوں سے محو کر دیں چنانچہ آپ کو اِس مقصد عظیم میں پوری پوری کامیابی ہوئی۔'' (بحوالہ ''توحید کا حقیقی علمبردار'' ٹریکٹ صفحہ:14)

پس آپؐ ہی تھے جو توحیدِ کامل کے حقیقی علمبردار تھے۔ آپؐ نے دنیا والوں کو عموماً اور اپنی اُمت کو خصوصاً اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام خوش نوید سنایا کہ:

سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا

یعنی تمام وہ چیزیں جو آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں تمہارے قابو میں کی گئیں ہیں اور مفت میں تمہاری خدمت کر رہی ہیں۔ پس ''وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ'' تم صرف اُسی ذات پاک کے سامنے ہی سربسجود ہو جاؤ جس نے اِن تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ اس طرح آپؐ نے انسانیت کی بھی لاج رکھ لی اور انسان کو اُس کے حقیقی مقام کی طرف بھی رہنمائی کر لی۔ آپؐ نے اپنے افعال و اعمال اور تعلیم سے انسان جو اَشرف المخلوقات ہے۔ کے اَفکار میں وُسعت اور خیالات میں بلندی پیدا کر دی۔ کتنا سچ کہا ہے۔ مفکّر مغرب ایس پی اسکاٹ نے۔ جب وہ کہتے ہیں:

''انسانی وجود کو جو مقام حاصل ہوا ہے وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات سے پہلے کبھی بنی نوع انسان کو حاصل نہ ہو سکا تھا۔''

(History of Moorish Empire in Europe)

شرفِ انسانی کے قیم محسن انسانیت صلعم

سَعادتِ انسانیت کی خوشخبری دینے والے اُس محسن اکرم کی اس تعلیم توحید کے خوشگوار نتائج اور سحر انگیز اثر سے بلا لحاظ مذہب وملت، رنگ ونسل اور ذات و برادری سب مستفید ہوئے اور رہتی دنیا تک مستفید ہوتے رہنگے کیونکہ قیام انسانیت توحید حقیقی کا منطقی نتیجہ ہے۔ اور یہی وہ منتہائے مقصود تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ ہی کی ذاتِ مقدس سے وابستہ کر رکھا تھا۔ آپ ہی وہ وجود ہیں جو توحید الٰہی کو ہی وحدتِ انسانیت اور شرفِ انسانیت کا بنیادی ستون سمجھتے تھے اور بلا شبہ یہی حقیقت ہے اور خدا تعالیٰ کا منشاء مبارک بھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ" کہ ہم نے تمام مخلوق سے انسان کو اَشرف وممتاز بنایا ہے۔ یہی وہ نوید جانفزا تھی جس کا اظہار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سو سال پہلے ایک عظیم الشان اجتماع میں بایں الفاظ فرمایا تھا کہ ''يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَّ اِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰى اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰى اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰى۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔

ترجمہ:- اے لوگو! تم سب کا رب ایک ہے اور تم سب ایک باپ کے بیٹے ہو کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فوقیت نہیں نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر، نہ کسی گورے کو کسی کالے پر، نہ کسی کالے کو کسی گورے پر، سوائے اس کے کہ اُس کو اللہ تعالیٰ کا ڈر ہو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو اس سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔

پس اِس طرح خدائے واحد کے نام پر ایک بین الانسانی و بین الاقوامی نظریہ حیات کی بنیاد رکھی۔ اور بلا لحاظ مذہب وملت ورنگ ونسل عالمی برادری کی تشکیل فرمائی۔ بلا شبہ توحید ہی اتحادِ اقوام کا واحد ذریعہ ہے۔ اور آپ نے اپنی دور رس خداداد قابلیت، قیادت اور بصیرت کے بوتے دنیا کے گوشے گوشے میں ترانہ توحید کے ذریعہ دنیا کو اندھیروں سے نکال کر اُجالوں کی طرف رہنمائی فرمائی۔ آپ نے بندوں کا رشتہ خالق حقیقی، رب ارضی وسموات اللہ تعالیٰ سے جوڑ دیا اور دنیا کے سامنے کامل ترین اور مکمل ترین آخری دستور حیات قرآن مجید کے رنگ میں رکھا۔ عدل وانصاف پر مبنی یہ خوشنما، خوبصورت، دلربا، مناسب، متوازن اور معتدل قرآنی تعلیم رہتی دنیا تک انسانوں کی روحانی پیاس بجھاتی رہے گی۔ نہ صرف روحانی پیاس ہی بلکہ ہر معاملے میں صحیح اور صاف طریق حیات کی رہنمائی کرتی رہے گی انشاء اللہ۔ حبیب خدا، حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی تعلیم کی روشنی میں اس بات کا بھی دوٹوک اعلان کیا کہ اپنی پیدائش کے لحاظ سے پوری انسانی برادری یکساں شرف ومنزلت کی مستحق اور حامل ہے اور کوئی نسل کسی سے برتر اور فائق نہیں ہے۔ ہاں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو حرزِ جان بنا کر زندگی گذارے یعنی تقویٰ اختیار کرلے۔ آپ نے اس بات کو غیر مبہم الفاظ میں واضح کیا کہ تمام نسل انسانی آدم کی اولاد ہے اور آدم مٹی سے پیدا ہوا ہے یعنی کوئی انسان کسی دوسرے انسان پر اپنی بڑائی کا اظہار کیسے کر سکتا ہے؟ جبکہ اُن کی اصل مٹی ہے اِس طرح آپ نے پوری انسانی برادری کو عالمگیر سطح پر سِلکِ واحد میں پُرو دیا اور مضبوط اور لا مثال عالمگیر برادری کا قیام فرمایا، ایسی برادری جہاں قومیت، وطنیت، علاقائیت، رنگ ونسل، ذات وبرادری کی تمام حصاریں، بندشیں قلع قمع ہو کر زمین بوس ہوئیں۔ اور صدیوں کے پسے اور حقیر لوگوں کو آپ نے فرش سے اُٹھا کر عرش تک پہنچا دیا۔ اور اپنے دوش بدوش کھڑا کر کے اُن کی لاج رکھ لی اور انہیں یوں خراج عقیدت پیش کیا:

السُّبَّاقُ اربعةٌ: اَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ وَسَلْمَانُ سَابِقُ الْفَرسِ، وبِلَالٌ سَابِقُ الْحَبْشَةِ، وصُهَيْبٌ سَابِقُ الرُّوْمِ (سیر اعلام النبلا)

یعنی سبقت لے جانے والے تو چار ہیں میں عربوں میں سبقت لے جانے والا ہوں سلمانؓ اہل فارس میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ بلالؓ حبشہ والوں میں سبقت لے جانے والے ہیں اور صہیبؓ رومیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ پس اِس طرح آپؐ نے ایک ایسے بے مثال معاشرے کی تشکیل فرمائی جہاں اعلیٰ وادنیٰ اونچ نیچ کالے گورے آقا وغلام مالک اور خادم جیسے انسان کے پیدا کردہ اِن مصنوعی دیواروں کے لئے کوئی گنجائش ہی باقی نہ رکھی بلکہ سب کو ایک ہی صف میں کھڑا کر کے تاج شرف وعزت سے سرفراز اور مشرف فرمایا۔ اللھم صلی علیٰ محمدٍ وآلِ محمدٍ وبارک وسلم اَلف الف مرۃٍ

عرفان توحید الٰہی، وحدت وشرفِ انسانیت کالازمی نتیجہ

حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں بھی جہاں خدائے واحد کی منادی کی وہاں وحدت انسانیت کا لازوال درس بھی دیا۔ اس موقع پر آپ نے نہ صرف مسلمانوں کو ہی مخاطب فرمایا بلکہ ''یَا ایھا النَّاسُ'' کہہ کر تمام عالم انسانیت کو مخاطب کیا۔ آپ نے نسل انسانی کو باور کرایا کہ جس طرح تمہارا پیدا کرنے والا ایک ہی ہے اسی طرح تم سب ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو۔ توحید الٰہی کا یہ لازمی نتیجہ تھا جس کی منادی آپؐ نے کی۔ اِس ناپید حقیقت کو اُجاگر کر کے آپ نے ایک عالمی برادری کی مضبوط بنیادیں رکھیں۔ تاریخ عالم وتاریخ مذاہب عالم کا طالب علم اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ توحید حقیقی کا لازمی نتیجہ بین الاقوامی اتحاد تھا۔ جس کو آپ نے منشاء الٰہی کے تحت انجام دیا اور نہ صرف عرب اقوام کو ہی الفت ومحبت کے بندھن میں پُرو دیا بلکہ تاریخ انسانی میں یہ عجوبہ روزگار دنیا والوں کے لئے باعث مسرت بنا جب آپ نے خداداد محمودیتوں اور محبوبیتوں کی نورانی کرنوں سے تمام عالم انسانی کو منور فرمایا۔ اور یہی وہ عظیم ہدف اور مقصد تھا جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا فرمایا۔

لہٰذا اس بات میں کوئی مبالغہ نہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور ربوبیت میں اُن کا کوئی شریک اور ثانی نہیں ہے بعینہٖ محبوب سبحانی حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال وجمال میں۔ آپ کی انسانیت نوازی اور خداشناسی میں کوئی ہم پایہ نہیں۔ آپ ہی آفتاب صداقت اور آفتاب ہدایت بن کر دنیا میں آئے اور تمام دنیا کو بُقعہ نور بنا دیا یہ ایسا نور ہے جو کبھی نہ ختم ہونے والا ہے۔ ابدی اور دائمی ہے۔ آپ کی بندگی اللہ تعالیٰ کو اتنی پیاری لگی، کہ آپ کی اطاعت تابعداری اور محبت کو اپنی محبت کے لئے وسیلہ اور پسند وناپسندیدگی کا معیار قرار دیا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ'' آپؐ اللہ تعالیٰ کی محبت اور بندگی میں اس قدر مستغرق رہا کرتے تھے کہ مشرکین عرب کو بھی کہنا پڑا کہ ''عَشِقَ محمدٌ علیٰ ربہٖ'' کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب کا عاشق ہوگیا ہے۔ آپ اگر ایک طرف اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار تھے تو دوسری طرف بندگان خدا کی محبت نے بھی اُن کے تئیں متفکر بنا رکھا تھا۔ اسی دوطرفہ محبت کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ایسی کامل اورلازوال ولا مثال کتاب سے نوازا، جو رہتی دنیا تک روحانی مریضوں کے لئے تریاق کا کام دیتی رہے گی قرآن مجید وہ کتاب ہے جو رہتی دنیا تک اولادِ آدم خواہ وہ عرب ہوں یا عجم، کالے ہوں یا گورے، امیر ہوں یا غریب، بادشاہ ہوں یا فقیر ہر کسی کو اُن کی طلب اور جستجو کے مطابق اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف رہنمائی کرتی رہے گی۔ نہ صرف یہ بلکہ خدا تعالیٰ سے ملانے کے لئے پُل کا کام کرتی رہے گی۔ قرآن حکیم کی ضیاپاشیاں تمام اقوام عالم کے لئے ہیں یہ تمام دنیا کے لئے دستور حیات ہے۔ یہ آخری اور دائمی شریعت ہے اسکی حفاظت اور تشہیر کا کام اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لیا ہے۔ فرمایا ''انا نحنُ نزلنا الذکر وانالہٗ لحافظون''۔ یعنی اِس کتاب کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرینگے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی وعدہ فرمایا کہ ''والآخرۃ خیر لك من الاولیٰ'' یعنی آپ کا آنے والا کل، دن یا زمانہ، ماہ یا سال، صدی یا صدیاں پہلے سے زیادہ روشن درخشاں وتاباں ہوں گی۔ اور گزشتہ پندرہ صدیاں اس بات کی ناقابل تردید گواہ ہیں کہ یہ قرآن لوگوں کی صحیح رہنمائی کرتا آیا ہے اور اس عظیم الشان کتاب پر مُرور زمانہ کا کوئی اثر نہیں پڑا ہے یہ آج بھی ویسی ہے جیسے پہلے تھی۔ یہ سارے جہاں کے لئے ہدایت ہے یہ ایسا نور ہے۔ جس کی تابداراور پُرلمعاں کرنیں قیامت تک دنیا کو روشن کرتی رہینگی۔

ایں روشنی و لمعاں شمس ضُحیٰ نہ دارد
وایں دلبری و نوری کس در قمر نہ دیدہ

بلا شبہ یہ وہ نور ہے جو رہتی دنیا تک اندھروں میں بھٹکنے والے۔ خداہ بیزار اور کفرو

شرک کی گندگیوں میں ملوث لوگوں کو معرفت، بصیرت، ایمان اور ایقان عطا کرتے ہوئے نفس مطمئنہ کی دہلیز تک رہنمائی کرتا رہے گا اور اس طرح حق و باطل اور حلال وحرام کی تمیز ہر سالک میں پیدا ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے قرآن حکیم جیسی عظیم نعمت سے اپنے بندوں کو نوازا ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں ادیان سابقہ کی تمام خوبیاں مجتمع ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ،،فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ،، واضح رہے کہ سابقہ شریعتیں مختص بالقوم و مختص بالزمان ہوا کرتی تھیں۔لیکن اسلامی شریعت جو قرآن عظیم کی صورت میں موجود ہے،قیامت تک کے لئے بلاکم و کاست قائم و دائم ہے۔ یہ بات بھی درست ہے کہ الٰہی تعلیمات جو وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ کے نبیوں کی معرفت دنیا میں آتی رہیں اُن میں یکسانیت اور تسلسل ہے۔ مثلاً ہر مذہب میں حق و باطل کی تعریف موجود ہے۔ نیکی اور بدی کی وضاحت ہے۔لیکن یہ کبھی نہیں ہوگا کہ باطل اب حق بن گیا۔ یا جھوٹ بولنا واجب ہوگیا۔ بلکہ قرآن مجید میں سابقہ شریعتوں کی باقی رہنی والی خوبیاں جمع کر دی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنا فضل فرماتے ہوئے مزید تفہیمات کے ساتھ مزید خوبیوں کو بھی بیان کر دیا ہے غرض قرآن حکیم تمام خوبیوں سے پُر ہے۔ اور یہ احسان عظیم بندگان خدا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے ہوا۔ آپ کی بعثت انسانیت کے لئے معراج ہے اور آپ کے توسط سے اللہ تعالیٰ نے جو تعلیم اقوام عالم کو عطا فرمائی ہے وہ ہر لحاظ سے مکمل ہے اور فطرۃ انسانی کو اپیل کرتی ہے اور یہ سلسلہ ہر زمانے میں قائم ہے۔ قرآن مجید کا یہ معجزہ ہی ہے کہ تقاضائے وقت کے تحت یہ انسانوں کی رہنمائی کرتا رہے گا اس میں چھپے معنی و عرفان حسبِ حالات کھلتے رہیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے بنیادی عقائد، تعلیمات اور اصولوں میں اضافے یا ترمیم کی گنجائش نہیں ہے یہ ایسا دین ہے جس میں تنسیخ یا تحریف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ یہ ہر لحاظ سے کامل اور مکمل دستور حیات ہے۔ جو رہتی دنیا تک اقوام عالم کے لئے سامان ہدایت و راحت پیدا کرتا رہے گا۔ ایسا دین جو ہر انسان کو راہ راست پر چلنے کی ترغیب وتحریص کرتا ہے۔ بدیں طور یہ دین حنیف کہلاتا ہے دین حنیف یعنی اسلام، خالق کائینات کی اطاعت، فرمانبرداری اور اُس کے حضور عاجزی وانکساری کا مظاہرہ اور اس کے ہر حکم پر سرتسلیم خم ہونا یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو یوں مخاطب ہے ’’اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ،، (سورہ آل عمران، آیت 19) کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اب دین ’’دین اسلام‘‘ ہے یہ دین یعنی اسلام اللہ تعالیٰ کو اسقدر مرغوب و پسندیدہ ہے کہ اس کے علاوہ اور کسی دین کو اُن کے دربار میں پذیرائی نہیں ہے جیسا کہ فرمایا ’’وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وهو فى الاخرةِ لَمِنَ الْخَاسِرِيْنَ‘‘ (سورہ آل عمران، آیت 85) جو شخص اسلام کے سوا کسی اور مذہب کو اختیار کرے گا اس سے وہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ انجام کار وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

دین اسلام سدا ثمر آور رہے گا اور اس کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ کرے گا

غرض اسلام ہر لحاظ سے کامل ضابطہ حیات اور خدا تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے۔ اس کے روح پرور اور زندگی بخش ثمرات حسنہ ہمیشہ ظاہر ہوتے رہینگے جیسا کہ قرآن عظیم کے نازل کرنے والے پروردگار نے فرمایا ہے کہ ’’توتی اکلها كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا‘‘ (سورہ ابراہیم) یعنی اس کے ثمرات اللہ تعالیٰ کے اذن اور منشاء سے ہر زمانے میں ظاہر ہوتے رہینگے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی اِس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی لی ہے۔ یہ بات آفتاب نصفُ النہار کی طرح واضح ہے کہ جس دین کی حفاظت کی ذمہ داری خالق ارضٗ وسماء خود ہی لیتا ہے وہ کتنی اہمیت اور قدر ومنزلت کا حامل ہوگا اور اُس کی ضرورت کا اندازہ لگانا کتنا اہم ہوگا۔ یہ امر بدیہی اور کسی ثبوت کا محتاج نہیں کہ ’’دین اسلام‘‘ کا دستور العمل جو قرآن کریم کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمایا ہے وہ حتمی ہدایت اور دین الحق کے طور حضرت اقدس شہ لولاک محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پناہ دن و رات کی دعاؤں کا نتیجہ ہے جو رب العالمین نے آپ پر نازل فرمایا۔ یہ وہ کتاب ہے جو اپنی فصاحت بلاغت، نصائح و ہدایت، تعلیم وتفہیم، تبلیغ وتربیت، تزکیہ وتطہیر تعمیر جنت اَرضی وجنت اُخروی برائے جن وانس سب کے لئے یکساں فیض رساں اور رحمتِ خداوندی ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو توحید حقیقی کے نور سے منور اور زندگی کے ہر شعبے اور زاویہ حیات کے لئے شمع فروزاں ہے یہ کتاب ’’اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ‘‘ کی مصداق کتاب ہے۔ پس لازم ہے کہ اس کا نازل کرنے والا خالق و مالک مولا کریم اس کا محافظ بھی ہے جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے کہ ’’وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ،، کہ ہم خود ہی اسکی حفاظت کرینگے۔

پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک

(۱) دین سے مراد ’’دین اسلام‘‘ ہے۔

(۲) دین اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے۔

(۳) جو شخص اِس دین کے علاوہ اور کسی دین کی طرف راجع ہوگا۔ اسکو شرف قبولیت نہیں ہوگی۔

(۴) ایسا شخص خسارہ پانے والا ہوگا۔

(۵) دین اسلام کے ثمرات حسنہ ہمیشہ ظاہر ہوتے رہینگے۔

(۶) دین اسلام ہر لحاظ سے مکمل اور کامل ترین دین ہے۔

(۷) دین اسلام تکمیل نعمت کا ذریعہ ہے۔

(۸) دین اسلام کی حفاظت کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لی ہے۔ تکمیل دین اور اتمام نعمت کا اظہار اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے: ''اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط'' (سورہ المائدہ، آیت:4)

(۹) یہ دین غالب ہونے کے لئے ہے اور غالب ہو کر رہے گا۔ اگرچہ کیسی بھی رکاوٹیں پیدا کی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''هُوَالَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○'' (الصّف:10)

ایک جگہ ''وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ'' بھی آیا ہے۔ مراد یہ کہ کوئی مذہب، کوئی فلسفہ کوئی طاقت یا کوئی طاغوتی حربہ اس دین کو غالب ہونے میں حارج نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اُن میں ایسی طاقت یا استطاعت ہوگی۔

(۱۰) سورہ فتح آیت 48 میں اللہ تعالیٰ نے ''دین اسلام'' کے غالب ہونے کے حتمی فیصلے کو اپنی گواہی کے ساتھ مہتم بالشان اور غیر مبدل بتا کر ''لاریب'' کی آسمانی تائید و نصرت سے سرفرازی عطا فرمائی ہے۔

سنت اللہ

مذکورہ تفصیلات اور واضح ارشادات کے ہوتے ہوئے اس بات میں کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی یا رہنی چاہیئے کہ ''اسلام'' جو اللہ تعالیٰ کا مرغوب دین ہے غالب نہیں ہوگا۔ جو ایسا سمجھتا ہے وہ نادانوں اور کم فہموں کی دنیا میں رہتا ہے زمین و آسمان ٹل سکتے ہوں تو ٹلیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کبھی نہیں ٹلے گا۔ انشا اللہ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ انقلاب اور یہ عظیم الشان غلبہ کیسے اور کب ہوگا جبکہ ابھی دنیا کی آبادی کا بیشتر اور کثیر حصہ غیر مسلم ہے اور اسلام سے متعارف بھی نہیں ہے؟ مثلاً اس وقت دنیا میں انسانوں کی آبادی ساڑھے سات ارب (7.5ارب) ہے ان میں مسلمانوں کی تعداد صرف ڈیڑھ ارب (1.5) بتائی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ چھ ارب لوگ ابھی اسلام سے باہر ہیں۔ غلبہ تو تب مانا جائے گا۔ جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو۔ لیکن ایسی صورت نہیں ہے اور نا ہی دور دور تک ابھی اس کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ یہ وہ سوالات ہیں جن کے جوابات کثرت سے لوگ پوچھتے ہیں۔ بلا شبہ یہ اہم اور غیر معمولی صورت حال ہے۔ جس کی تشفی ہر کوئی چاہتا ہے۔ مسلمان اور غیر مسلم دونوں اس بارہ میں دغدا میں ہیں۔ یہ سوالات سطحی بھی نہیں ہیں۔ بلکہ بہت ہی اہم اور غیر معمولی ہیں۔ چھ ارب لوگ کسی بھی مذہب یا فلسفے کے دلدادہ ہوں لیکن تعداد میں زیادہ ہیں لہٰذا فی الوقت یہ کہنا کہ اسلام غالب ہے یا غالب رہے گا نظر نہیں آتا۔ واضح رہے اگر تعصب سے مُبرا ہو کر محققانہ انداز میں سوچا جائے تو یہ بات مبرہن ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ اسلام کا غلبہ واضح ہے۔ اسلام دین فطرت ہے اور اپنے اصول و ضوابط کے لحاظ سے یہ انسانی ضمیر کو اپیل کرنے والا دین ہے اگر چودہ سو سال میں مسلمانوں کی تعداد ڈیڑھ ارب ہوگئی ہے تو یہ تعداد باقی مکاتب فکر اور مذاہب کے مقابل میں نسبتاً زیادہ ہے اور ہر روز مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ اور ہم سب پر اُمید ہیں کہ آنے والے سال اور صدیاں اسلام کو دنیا کے عظیم ترین دین کے رنگ میں پیش کرنے والے ثابت ہوں گے دونوں تعداد کے لحاظ سے بھی اور عظیم مذہب کے طور پر بھی انشا اللہ و باللہ التوفیق۔

جس بات کو کہے وہ کروں گا اُسے ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

غلبہ ضرور ہوگا انشاء اللہ

اسلام کا غلبہ ایک الٰہی تقدیر ہے جو وقت پر پوری ہو کر رہے گی۔ قرآن مجید کی جن آیات مبارکہ کا ذکر مضمون ہذا میں اوپر کیا گیا ہے۔ اُن ساری آیات بینات کو جب بہ نظر تحقیق، تدقیق، تدبر و تفکر دیکھا اور پرکھا جائے تو یہ بات واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ دین اسلام کا غلبہ لازماً ہوگا۔ انشاء اللہ المستعان۔ قرآن حکیم دین اسلام کی کتاب حیات ہے اس کے نازل کرنے والے خدائے قادر توانا نے خود اس کی حفاظت اور ترویج و تشہیر کی ذمہ داری لی ہے۔ یہ دونوں وعدے معجزانہ رنگ میں پورے ہو رہے ہیں اور یہ کام اللہ تعالیٰ اپنی قدیمی سنت کے تحت اور

تابع ہی کرتا ہے۔مذاہب عالم کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والے لوگ بخوبی اسبات کو جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو وہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ لیکن اُس کا ہر کام حسب حالات وحسب ضرورت اُس کے عالی صفات کے تابع ہی انجام پاتے ہیں اِس طرح اُس کے جلال و جمال کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

غلبہ مصلحین کے ذریعہ سے

مذاہب انسانوں کی بھلائی، خیر خواہی اور وصال یار (باری تعالیٰ) کے موجب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا ابتدائے عالم سے ہی یہ طریق جاری اور کارفرنظر آرہا ہے کہ وہ اپنے چنیدہ، پسندیدہ اور منتخب بندوں کے ذریعہ سے ہی عظیم المرتبت اور مفید عام کاموں کو انجام دلاتا آیا ہے۔لہذا آئیندہ بھی اسی سنت مستمرہ کے تحت ہی یہ سلسلہ جاری وساری رہے گا اور جب بھی بندگان خدا ظلمت، خدا دوری، حق پوشی اور خدا بیزاری کا مظاہری کرنے لگتی ہے تو وہ رحمن خدا اپنے بندوں پر رحم و کرم کی نگاہ ڈالتا ہے اور ایسے پسندیدہ بندوں کو شفیع بنا کر بھیجتا ہے جو پھر سے روحانی طور مردہ دلوں کو پروردگار عالم کے ساتھ پیوست کرتے ہیں۔ یہ سنت ابتدائی عالم سے جاری ہے اور کبھی موقوف نہیں ہوگی۔قرآن عظیم اِس حقیقت کا اظہار کئی جگہ کرتا ہے۔مثلاً قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی شانِ ربوبیت یوں بیان ہوئی ہے کہ وہ خبیث اور طیب لوگوں میں مابہ الامتیاز پیدا کرتا ہے جیسا کہ فرمایا ''مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ'' (آل عمران:180) اور یہ امتیاز اس طرح ہوتا ہے کہ وہ رب رحمن اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے اپنی جناب سے کسی انسان کو ہدایت دے کر اصلاح خلق کے لئے مامور کرتا ہے اس طرح طیب لوگ اس کے معاون و مددگار بنتے ہیں جبکہ خبیث لوگ مخالفت پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے جاری ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی ہے جس میں کبھی تخلف نہیں ہوگا۔قرآن مجید کے پڑھنے سے یہ بات واضح اور عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو مع ساتھیوں کے زمین پر جانے کا حکم دیا تو ساتھ ہی کچھ اہم مستقل اور غیر مبدل ہدایات بھی دیں۔مثلاً یوں تاکید کی (۱) ''وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝'' (البقرہ، آیت:37) کہ اب تو تمہیں زمین پر ہی رہنا اور کچھ مدت تک فائدہ اٹھانا ہوگا۔(۲) دوسرا ارشاد یوں فرمایا ''فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝'' البقرہ، آیت:39) اگر پھر میری طرف سے تمہارے پاس کوئی ہدایت آئے تو جو لوگ میری ہدایت کی پیروی کرینگے انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

سورہ الاعراف میں اللہ تعالیٰ نے اِسی مضمون کو مزید وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کو یوں سمجھاتے ہیں'' وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝'' (الاعراف، آیت:25-26) یعنی اب تم لوگوں کو زمین پر ہی رہنا اور کچھ مدت تک فائدہ اٹھانا ہے۔نیز اسی زمین پر تم زندگی بسر کروگے، اسی پر تمہیں مرنا ہے اور پھر اس زمین سے (روز محشر) دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔

نیز اولاد آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یوں بھی مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ''يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝'' (الاعراف، آیت:36) کہ اے آدم کے بیٹو! اگر تمہارے پاس تم میں سے میرے رسول آیا کریں اور وہ تمہارے سامنے میری آیات پڑھ کر سنائیں یا سناتے ہوں تو جو لوگ تقویٰ اختیار کرینگے اور اصلاح کرینگے اُن کو کسی قسم کا خوف اور غم نہیں ہوگا۔

مراد یہ کہ اُن رسولوں کی پیروی کرنے والے، اطاعت کرنے والے، اور ماننے والے خوف وحزن سے دور رہینگے اُن کو کسی قسم کا خوف دامنگیر نہیں ہوگا انشاء اللہ۔

سورہ البقرہ اور سورہ الاعراف کی مندرجہ بالا آیات مبارکہ سے جو مضمون واضح ہو کر سامنے آجاتا ہے۔میرے نزدیک اُس کی تفہیم یوں ہے:

(۱) یہ کہ اشرف المخلوقات انسان صرف اس زمین پر ہی زندہ رہ سکتا ہے۔طبقہ ارضی سے باہر کسی اور جگہ اُس کی زندگی محال ہے (نہ صرف انسان بلکہ ہر ذی روح کی زندگی زمین سے ہی جڑی ہوئی ہے)

(۲) انسان کی موت اسی زمین پر ہوگی اور اسی سے روز قیامت اس کو دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

(۳) انسان میں عام اور خاص سب شامل ہیں کسی کی تخصیص نہیں ہے۔

(۴) لہذا یہ مفروضہ کہ حضرت ادریسؑ اور حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ موجود

ہیں۔غلط ہے۔

(۵) اولاد آدم یعنی انسان جب تک اس سرزمین پر موجود ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسکی ہدایت کے لئے راہ راست پر چلانے کے لئے اور خدا تعالیٰ کی زندہ ہستی کا ثبوت مہیا کرنے کے لئے مامورین الٰہی کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ ہاں قرآن حکیم کے پڑھنے سے یہ بات ضرور سامنے آجاتی ہے کہ صرف نوعیت بہ منشا الٰہی بدل دی گئی ہے۔

(٦) وہ اس طرح کہ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اب شہنشاہ انبیاء یعنی خاتم النبیین بن کر آئے ہیں۔آپ کی آمد مبارک کے بعد براہ راست مامورین کا آنا منقطع ہے۔اب بغیر آپؐ کی اتباع اور اطاعت کے روئے زمین پر رہنے والا انسان کوئی مرتبہ شرف وکمال کا حاصل نہیں کرسکتا ہے۔آپ کی پیروی سے منہ موڑنے والا مردود ہے۔اِس زمانے کے امام عالی مقام علیہ السلام فرماتے ہیں:

"وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے...اُس آفتاب کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور ہم اُسی وقت تک منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اُس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی)

پس حضرت اقدس سیدنا ومولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔قرآن حکیم خاتم الکتب ہے اور دین اسلام خاتم الادیان ہے۔دنیائے انسانیت کی مکمل تعمیر انہی کے ذریعہ ہوئی اور ہوگی انشاء اللہ جس طرح خاتم النبیین اپنے وسیع تر مطالب سے مملو ہے اسی طرح خاتم الکتب قرآن عظیم اپنے اندر عرفان کا سمندر لئے ہوئے ہے۔جو تقاضائے وقت اور حالات کے تحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوتے رہینگے۔خاتم الادیان یعنی اسلام کے علاوہ اب اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی دین قبول نہیں ہے کیونکہ اب نجات اِسی دین سے وابستہ ہونے میں ہے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

مجھ کو قسم خدا کی جس نے مجھے بنایا
اب آسمان کے نیچے دین ہدیٰ یہی ہے

(جاری---------)

اعلاناتِ دُعا

1۔خدا کے فضل ورحم سے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعتی بزرگان کی دُعاؤں کے طفیل خاکسار کے فرزند عزیزم ڈاکٹر عبدالروٴف عابد جینا وقف نو نمبر 1643-B نے M.B.B.S کے فائینل امتحانات میں 1st Class سے کامیابی حاصل کی ہے۔ایک سال گلبرگہ ہی میں Internship ہوگی بسویشور ہاسپٹل میں۔آگے موصوف کے لئے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے دُعاؤں کی درخواست ہے۔(عبدالناصر)

2۔خاکسار کے بیٹے مکرم عبداللہ العفیف صاحب کالیکٹ،کیرلہ کا نکاح مکرم مولوی ٹی منزل صاحب نے مکرمہ جنّت صاحبہ بنت مکرم افتخار احمد صاحب آف تھرواہم کنو،کیرلہ کے ساتھ مسجد احمدیہ تھرواہم میں چالیس گرام مہر کے عوض میں پڑھایا۔قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک ہونے اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(یو۔کے محمد یوسف کالیکٹ،کیرلہ)

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

زکوٰۃ ایک اہم فریضہ

احباب جماعت یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رُکن ہے اور صاحب نصاب مسلمان مرد و خواتین کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ کے تعلق سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:۔

’’میں سمجھتا ہوں کہ سلسلہ احمدیہ کے ہر فرد کو اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے کہ زکوٰۃ کے ایک جگہ جمع ہونے سے بڑے بڑے کام مسلمانوں کے چلتے رہے ہیں اور چل سکتے ہیں۔ ہمارے سلسلہ کے لئے اُسوہ حسنہ وہی صحابہؓ کا نمونہ ہے جو زکوٰۃ کے مال کو علیحدہ علیحدہ خرچ کرنا جائز نہ سمجھتے تھے بلکہ زکوٰۃ کا کل روپیہ بیت المال میں جمع ہوتا تھا اور عظیم الشان مفید کام اس سے نکلتے تھے۔‘‘ (رپورٹ صدر انجمن احمدیہ 1912-1911ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ:۔

’’قرآن کریم میں بارہا توجہ دلائی گئی وہ یہ ہے کہ روپیہ بیشک کماؤ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو اسلام نے بے شک روپیہ کو بند رکھنا ناجائز قرار دیا ہے مگر روپیہ کمانا منع نہیں کیا۔ پس فرماتا ہے اگر تم روپیہ کماتے ہو اور کچھ روپیہ اپنی ضروریات کے لئے عارضی طور پر جمع کر لیتے ہو جس پر ایک سال گزر جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا کرو اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے۔ لیکن اگر کوئی زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کماتا رہا ہے۔‘‘ (تفسیر کبیر جلد نمبر 5 حصہ اوّل 339)

جماعتہائے احمدیہ بھارت کے جملہ صاحب نصاب جماعت ہر مرد و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے گھر زکوٰۃ کی ادائیگی کے تعلق سے جائزہ لے لیں تو ہر گھر سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ کی شرح یہ ہے کہ ساڑھے باون تولہ چاندی جس کے پاس ہو یا اس کے برابر طلائی زیورات ہوں یا اس کے مساوی رقم بینک میں یا کاروبار میں ہو اس سرمایہ پر ایک سال گزرنے پر اسکا چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ (تفصیل جاننے کے لئے احباب تفصیل لکھ کر نظارت بیت المال آمد سے معلومات حاصل کریں)

اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی توفیق دے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد قادیان)

ماہ رمضانُ المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتیں

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ماہ رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت اور مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کے لئے آتا ہے۔ پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرو... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا ہے کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے او پر وارد رکھو۔ اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 4 نومبر 1938ء)

اسی ضمن میں 11 نومبر 1938ء کو ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور رضی اللہ عنہ نے جماعت کو چندہ دہندگان تحریک جدید کے لئے بطور خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’رمضان کا جو آخری عشرہ آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کے لئے شکریہ اور آئندہ کے لئے طاقت کے حصول کے لئے خرچ کرو۔ جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں۔ اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے والے کے لئے دعا کرے کہ اس نے شوکت دین اور مضبوطی سلسلہ کے لئے جو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے۔ اور اس کے لئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے۔ اسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی۔ آمین‘‘ (الفضل 15 نومبر 1938ء صفحہ نمبر 4)

بمطابق اعلان روزنامہ الفضل قادیان 29 نومبر 1938ء مخلصین جماعت کا تحریک جدید کے آغاز سے ہی یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہمیشہ ماہ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صدفی صد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو جذب کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ پس اب جب کہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ مقدس میں قدم رکھنے والے ہیں جملہ معاونین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے 15 رمضان المبارک یعنی 25 جولائی تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جملہ ضلعی ومقامی امراء کرام، صدران وسیکرٹیان تحریک جدید اور مبلغین وسرکل انچارج صاحبان سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صدفی صد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں 25 جولائی سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور یکم اگست تک بذریعہ فیکس وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست 29 رمضان کی اجتماعی دعا کے لئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جاسکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔ (وکیل المال تحریک جدید)

سرکلر نظارت نشر واشاعت قادیان

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 361)

تمام زونل امراء کرام/ امراء کرام اور صدور صاحبان جماعت ہائے ہندوستان کو سرکلر ہذا کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ نظارت نشر واشاعت قادیان کی طرف سے شائع شدہ تمام کتب کی فہرست نیز ان کی قیمت پر مشتمل کیٹلاگ اب جماعت احمدیہ ہندوستان کی ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کیا جاسکتا ہے۔ ویب سائٹ کا ایڈریس درج ذیل ہے:-

http//:ahmadiyyamuslimjamaat.in/home/books-catalogue.php

امراء کرام اور صدور صاحبان حسب ضرورت اپنے آرڈر کے ذریعہ نظارت ہذا سے کتب منگوا سکتے ہیں۔ کیٹلاگ میں آرڈر فارم بھی موجود ہے جس کی تکمیل کے بعد آرڈر فارم بذریعہ فیکس یا e-mail نظارت ہذا کو بھجوایا جاسکتا ہے۔

نظارت نشر واشاعت کا e-mail ایڈریس Q adian21@yahoo.com ہے:-

فیکس نمبر نظارت نشر واشاعت: 01872-220749

آپ کے آرڈر کے موصول ہونے پر جلد از جلد مطلوبہ کتب آپ کی خدمت میں ارسال کر دی جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

نوٹ:- احباب جماعت اپنا آرڈر امیر/صدر جماعت کی توسط سے بھجوائیں۔ امراء کرام اور صدور صاحبان احباب جماعت کو جماعتی لٹریچر کی خرید اور اس کے مطالعہ کی طرف خصوصی توجہ دلائیں اور جمعہ کی نماز کے معاً بعد یہ سرکلر احباب جماعت کو پڑھ کر سنائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (ناظر نشر واشاعت قادیان)

ضروری اطلاع

جملہ زعماء و ناظمین کرام مجلس انصار اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ تاریخ انصار اللہ بھارت کی تدوین کے دوران یہ امر سامنے آیا ہے کہ 1994ء میں مجلس انصار اللہ بھارت کے 15 ویں اجتماع کی جگہ سہواً 17 (سترھواں) اجتماع لکھا گیا تھا۔ اُس وقت سے اب تک تعداد کی یہ غلطی چلی آرہی تھی۔ اور سال 2013ء کے اجتماع کے تعلق میں مجلس کو بھجوائے گئے سرکلر میں بھی 36 واں اجتماع لکھا گیا تھا۔ اس عددی غلطی کے دفتر مجلس انصار اللہ بھارت کے علم میں آنے پر سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں راہنمائی کی درخواست کی گئی۔ جس پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ:-

”اب اصلاح کر دیں“

(بحوالہ نمبر QND-7406/28-5-13)

لہٰذا حسبِ ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس عددی غلطی کی اصلاح کرتے ہوئے سال رواں 28، 29 اور 30 ستمبر 2013ء میں قادیان میں منعقد ہونے والا سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 34 (چونتیسواں) اجتماع ہوگا نہ کہ 36 (چھتیسواں) اراکین مجلس انصار اللہ و احباب جماعت اسکے مطابق اپنے ریکارڈ کو درست فرمالیں۔ جزاکم اللہ (قاری نواب احمد، صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

آنحضرت ﷺ کے اخلاق حسنہ کی ایک جھلک

محترمہ امۃ الحفیظ حنا مرزا صاحبہ

جماعت احمدیہ کینیڈا کے پینتیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بروز ہفتہ مورخہ 2 جولائی 2011ء مستورات کے جلسہ گاہ میں محترمہ امۃ الحفیظ حنا مرزا صاحبہ نے مذکورہ بالا موضوع پر انٹرنیشنل سینٹر میں تقریر کی یہ تقریر احمدیہ گیزٹ کنیڈا کے شمارہ نومبر دسمبر 2011 کے شکریہ کے ساتھ افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔(ادارہ)

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (سورۃ الاحزاب:57)

ترجمہ: یقینا اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

اللھم صل علی محمد و ال محمد۔

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ○ (سورۃ القلم:5)

صدر صاحبہ اور میری عزیز بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

میں نے اس مختصر سے وقت میں اپنے آقا و مطاع حضرت محمد ﷺ کے پاکیزہ خلق کی ایک جھلک پیش کرنی ہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔ ہمارے پیارے آقا محمد مصطفی ﷺ کے بارہ میں قرآن شریف کی یہ گواہی ہے کہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی آپ عظیم اخلاق پر فائز ہیں۔ اس آسمانی شہادت سے بہتر آپ کے اخلاق کی تصویر کشی کون کرسکتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے اخلاق حسنہ کے بارہ میں حضرت خدیجہؓ کی پندرہ سالہ رفاقت کے بعد وہ گواہی کیسی زبردست ہے کہ آپؐ صلہ رحمی کرنے والے دوسروں کے بوجھ بانٹنے والے، گمشدہ اخلاق اور نیکیوں کو زندہ کرنے والے، مہمان نواز اور راہ حق میں مصائب پر مدد کرنے والے ہیں اس لئے آپؐ کو اللہ ضائع نہیں کرے گا۔ (صحیح بخاری)

اسی طرح آپ کی رفیقۂ حیات حضرت عائشہؓ کی یہ شہادت کتنی شاندار ہے کہ آپ اللہ کی رضا کے تابع سب کام کرتے تھے اور جس بات سے خدا ناراض ہو آپ اس سے دور رہتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے اپنی چشم دید شہادت کا خلاصہ یہ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن تھے۔ کان خلقہ القرآن۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ آپؐ کے اخلاق وہی تھے جو قرآن نے بیان کر دیئے ہیں۔ قرآن کی اخلاقی تعلیم پر عمل کر کے آپ نے ایسا حسین عملی نمونہ پیش فرمایا جسے قرآن کریم نے اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (سورۃ الاحزاب:22)

ترجمہ: یقینا تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے۔

مَیں سوچتی ہوں کہ بحیرہ عرب کے بیابان میں ایک عجیب واقعہ گزرا۔ ایک بچہ پیدا ہوتا ہے جس کی پیدائش سے پہلے ہی اس سے باپ کا سایہ اٹھ جاتا ہے۔ ابھی چند سال کا ہوتا ہے کہ سفر کے دوران والدہ محترمہ، حضرت آمنہؓ بھی اللہ کو پیاری ہو جاتی ہیں۔ ایک خادمہ اس ننھے بچہ کو لے کر اس کے دادا کے سپرد کرتی ہے اور حضرت عبد المطلب بھی ایک دو سال کے بعد رحلت فرما جاتے ہیں۔ پھر اس بچہ کو اس کے چچا، حضرت ابو طالبؓ کی کفالت میں دیا جاتا ہے۔

پھر میں سوچتی ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ خود اس یتیم اور امی بچہ کی حفاظت اور کفالت فرماتا ہے۔ وہی بچہ جس کو ایک گود سے دوسری گود میں اچھالا جا رہا ہوتا ہے ایک دن سرور کائنات، فخر موجودات، خاتم الانبیا ﷺ بن کے ابھرتے ہیں۔ کیا شان ہے اس امی نبی ﷺ کی جنکے بارہ میں حدیث قدسی ہے کہ لو لاک لما خلقت الافلاک یعنی اگر میرا آنحضرت ﷺ پیدا کرنے کا ارادہ نہ ہوتا تو میں اس دنیا کی تخلیق ہی نہ کرتا۔

ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ نہ صرف بجیرہ عرب کے لئے بلکہ تمام دنیا کے لئے نبی بنائے گئے اور آج ہزاروں اور کروڑوں انسان ان کی غلامی میں آنے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

عزیز بہنو! تاریخ اسلام میں ایک واقعہ ہے جو آپ نے پہلے بھی سنا ہوگا کہ ایک مرتبہ ایک بدو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آنحضرت ﷺ کا حسن اور نور اور جمال اور جلال دیکھا تو وہ تھر تھر کانپنے لگا۔ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ انکساری دیکھیں کہ آپؐ نے اس بدو کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ بھائی کیوں کانپ رہے ہو؟ مَیں کوئی جابر بادشاہ تو نہیں ہوں۔ مَیں تو تمہاری طرح ایک عام انسان ہوں اور اس ماں کا بیٹا ہوں جو دھوپ میں سوکھا ہوا گوشت کھایا کرتی تھیں۔

عزیز بہنو! گو اس واقعہ پر چودہ سو سال سے زائد سال گزر چکے ہیں مگر آج آنحضرت ﷺ کی ایک حقیر باندھی اس عظیم الشان نشان کامل کے تذکرہ پر تھر تھر کانپ رہی ہے۔ اللھم صلی علی محمد و آل محمد۔

آنحضرت ﷺ کی سیرت پر اور آپؐ کے اخلاق حسنہ پر ہزاروں کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور لکھی جائیں گی۔ آپؐ کے کامل غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر کتاب میں آنحضرت ﷺ کی محبت اور اخلاق حسنہ کا ذکر ہے۔ اور خلفائے احمدیت کا کوئی ایک بھی خطبہ نہ ہوگا جس میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے کسی پہلو کا ذکر نہ ہوا ہو۔

اس وقت میری حالت ایسے بھوکے بچہ کی سی ہے جس کے آگے بیشمار کھانے رکھے گئے ہوں اور وہ فیصلہ نہ کر پائے کہ کہاں سے شروع کروں اور کہاں پر ختم کروں۔ یا میری حالت ایسے بھنورے کی مانند ہے یا شہد کی مکھی کی مانند ہے جو ایک گلستان میں جاتی ہے تو کبھی اس پھول پر بیٹھتی ہے اور کبھی اس پھول پر بیٹھتی ہے۔ چنانچہ میں نے چند بکھرے ہوئے واقعات کا انتخاب کیا جنہوں نے مجھے بچپن میں اور جوانی میں بہت متاثر کیا۔ اور جیسے جیسے میں ان واقعات پر غور کرتی تھی تو بے اختیار کہہ اٹھتی تھی:

یا رب صلی علی نبیك دائما
فی ھذہ الدنیا و بعث ثانی

مکی زندگی کے مظالم کی داستان بہت طویل ہے اور آپ نے بارہا سنی ہوگی کہ کس طرح ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ پر تکالیف کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ اس مخالفت کے باوجود اہل مکہ نے آپؐ کو امین اور صدیق کا خطاب دیا۔ بہت سے لوگوں نے مخالفتوں کے باوجود اپنی امانتیں آپؐ کے سپرد کی ہوئی تھیں۔ جب مخالفت اپنی انتہا کو پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مکہ سے مدینہ ہجرت کا حکم دیا۔ اب دیکھیں کہ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے جانی دشمنوں کا شہر چھوڑ کر جا رہے تھے۔ جو ہر وقت یہ منصوبے بناتے تھے کہ کس طرح آپؐ کو قتل کیا جائے۔ جب آپؐ ہجرت فرماتے ہیں تو حضرت علیؓ کو اپنی چارپائی پر لٹاتے ہیں اور یہ حکم فرماتے ہیں کہ جب میں چلا جاؤں تو ان ان لوگوں کی امانتیں جو میرے پاس ہیں ان کو باحفاظت ان کے سپرد کر دیا جائے۔

اللہ اللہ! کیا خوب قرآن مجید میں کامیاب مومنوں کے ذکر میں آتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ○ (سورۃ المومنون:9)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں۔

صدر صاحبہ اور معزز حاضرین! اب اس واقعہ سے پلٹ کر تصویر کا دوسرا رخ دیکھیں کہ کس طرح آج کل کی عالمی طاقتیں جو اپنے آپ کو مہذب و شائستہ کہلوانے کی خواہش رکھتیں ہیں مگر جب بھی ان طاقتوں کا کسی چھوٹے ملک سے اختلاف ہو تو پہلا قدم ان کا یہ ہوتا ہے کہ ان کی انکے ملکوں کے بنکوں میں جو امانتیں اور اثاثے ہیں ان کو فوراً ضبط کر لیا جاتا ہے یا منجمند کر لیا جاتا ہے۔

Prop. Asif Mustafa
CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING
Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)
RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2
* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint
Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and
all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

یہی طاقتور ممالک پہلے ان چھوٹے ممالک کو رغبت دلاتے ہیں کہ اگر اپنے اثاثوں کو محفوظ کرنا چاہتے ہو تو پھر ہمارے بنکوں میں یہ رقم رکھواؤ۔ اور جب ان سے اختلاف پیدا ہوتا ہے یا وہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ اب ان ممالک کے حکمرانوں کی ہمیں ضرورت نہیں تو انکے تمام اثاثے منجمند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح ان ممالک کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے یا ان کی حکومت کا تختہ الٹ دیا جاتا ہے۔ اسطرح ان فرمارواؤں کو اپنی زندگی سے ہاتھ دھونے پڑے ہیں۔

عزیز بہنو!

بدر کی جنگ ہے۔ 313 نہتے مسلمان مکہ کے ایک ہزار کے لشکر کے بالمقابل کھڑے ہیں۔ جنگ کے میدان میں مسلمانوں کا پانی کے ذخیرہ اور پانی کے چشمہ پر قبضہ ہے۔ مکہ کے مشرک پانی لینے کے لئے آگے بڑھے تو صحابہؓ نے انہیں روکنا چاہا تو اس محسن اعظم محمد مصطفی ﷺ نے منع فرمادیا اور حکم دیا کہ ان کو پانی پی لینے دیا جائے۔

اب میں پھر دیکھتی ہوں اور کڑھتی بھی ہوں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ جب یہ نام نہاد مہذب ملک دوسرے ممالک پر اپنی فضائی، بحری اور زمینی فوجوں کے ساتھ چڑھائی کرتے ہیں تو سب سے پہلے ان کے پانی کے ذخائر پر حملہ کرتے ہیں۔ انکے بجلی اور دوسرے توانائی کے اثاثوں پر حملہ کرتے ہیں۔ ان کے اعلیٰ تعلیمی اداروں پر حملہ کرتے ہیں۔ جب فتح حاصل کر لیتے ہیں تو ان ممالک کے سربراہان کو اس طرح ظلم اور تعدی کا نشانہ بناتے ہیں کہ انسان کا ضمیر کانپ اٹھتا ہے کہ کیا ایک انسان دوسرے انسان کے ساتھ اس طرح بربریت کا سلوک بھی کر سکتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کا قیدیوں کے ساتھ جو سلوک ہے وہ تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جانے کے قابل ہے۔ آپؐ نے فرمایا! کہ ان قیدیوں کو یا ان غلاموں کو جو خود کھاتے ہو وہی ان کو کھلاؤ۔ جو خود پہنتے ہو وہی ان کو پہناؤ۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ مالک پیدل چل رہا ہے اور غلام یا قیدی اونٹ پر سوار ہے۔ پھر اگر کوئی پڑھا لکھا قیدی جزیہ کی رقم ادا نہیں کر سکتا تھا تو اسکو رہائی کے لئے یہ شرط دی جاتی تھی کہ دس مسلمانوں کو بنیادی پڑھنا لکھنا سکھا دے۔ ہمارے پیارے آقا محمد مصطفی ﷺ کا قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا یہ نتیجہ نکلا کہ بعض قیدیوں کو جب آزاد کیا گیا تو انہوں نے برملا کہا کہ مسلمانوں کی یہ قید ہماری اس آزادی سے کہیں بہتر ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ مغربی ممالک کے بعض دانشور یہ ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا۔ اور صد افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ہمارے بعض مسلمان خود ایسی کمزور روایات اس طرح غلط ملط رنگ میں پیش کرتے ہیں کہ گویا خود مغربی ممالک کو اسلام پر حملہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

جنگ خیبر میں یہودی ایک قلعہ میں محصور تھے اور مسلمان فوجوں نے ان کا محاصرہ کیا ہوا تھا مگر وہ بڑی طاقت کے ساتھ مسلمانوں کا مقابلہ کرتے رہے۔ اس محاصرہ کے دوران یہودیوں کے ایک چرواہے نے اسلام قبول کر لیا۔ اس نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا نبی اللہ یہ بھیڑیں میرے پاس امانت ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان کو قلعہ کے دروازہ کے قریب لے جا کر کنکریوں سے ہانک دو۔۔۔ یہ خود بخود اپنے مالک کے پاس چلی جائیں گی۔ اس نے ایسا ہی کیا اور بھیڑیں اپنے مالک کے پاس چلی گئیں۔

عزیز بہنو!

یہ کس طرح کا امین ﷺ تھا؟ حالت جنگ ہے اور اگر یہ ریوڑ واپس کر دیا جائے تو محاصرہ اور جنگ اور بہت طول پکڑ سکتی ہے مگر پھر بھی اس صادق اور اس امین نے اس بات کی ہرگز پرواہ نہیں کی اور امانت اس کے مالک کو واپس کروادی۔

فتح خیبر کے دوران تورات کے بعض نسخے مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ یہودی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہماری یہ تمام مقدس کتب ہمیں واپس کی جائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فوراً حکم دیا کہ ان کی تمام مذہبی کتابیں ان کو واپس کر دی جائیں۔

عزیز بہنو!

پھر جب ایک طویل مدت کے بعد آنحضرت ﷺ مکہ پر دس ہزار

قدوسیوں کے ساتھ فتح یاب ہوئے تو آپ ذرہ غور تو کریں کہ ابوسفیان کو بھی معاف کر دیا، ہندہ کو بھی معاف کر دیا جس نے آپؐ کے چچا کا کلیجہ نکال کر بیہمانہ طور پر چبایا تھا، پھر اس شخص کو بھی معاف کر دیا جس نے آنحضرت ﷺ کی پیاری بیٹی کو جب کہ وہ حاملہ تھیں، ان کے اونٹ کو نیزہ مار کر گرایا تھا اور اسقاط حمل ہوا بلکہ بعد میں وہ شہید ہوگئیں۔ ابوجہل کے بیٹے عکرمہ کو بھی معاف کر دیا۔ اور یہ ارشاد فرمایا:

لا تثریب علیکم الیوم

آنحضرت ﷺ کے معافی کے واقعات تو بہت ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے تو اس یہودی خاتون کو بھی معاف کر دیا جس نے آپؐ کو زہر دینے کی کوشش کی تھی۔ روایات میں آتا ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں حضرت عائشہؓ سے فرمانے لگے کہ اے عائشہ! میں اب تک اس زہر کی اذیت اپنے گلے اور جسم میں محسوس کرتا رہا ہوں گا جو خیبر میں یہودیوں نے مجھے دیا تھا۔ اور اب بھی میرے بدن میں اس زہر کے اثر سے جلن کی کیفیت ہے۔ ہمارے آقا اپنی ذات کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیا کرتے تھے۔ آپؐ نے اس واقعہ پر بھی یہود کو اور اس عورت کو معاف کر دیا تھا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے تو اپنے بھائیوں کو معاف کیا تھا مگر اس رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام خون کے پیاسے اور جانی دشمنوں کو معاف کر دیا۔ ہاں ایک بدلہ ضرور لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اس کو ایک خوبصورت انتقام کہا کرتے تھے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آج اگر کوئی حفظ و امان چاہتا ہے تو اس حبشی غلام، سیدنا حضرت بلالؓ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ یہ وہی حبشی غلام تھا جس کو مکہ کی گلیوں میں تپتی دھوپ میں پتھروں کے اوپر گھسیٹا جاتا تھا اور جب اس کے سینہ پر اوباش نوجوان ناچا کرتے تھے تو پھر بھی اس کے منہ سے احد احد کی صدا بلند ہوتی تھی۔

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

آنحضرت ﷺ توکل کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ ہجرت کے موقعہ پر میں اور رسول کریم ﷺ غار ثور میں چھپے ہوئے تھے۔ کھوجی مکہ کے کفار کو اس غار کے منہ تک لے آئے تھے۔ میں نے ان تعاقب کرنے والوں کے پاؤں دیکھے اور بہت گھبرایا۔ اس پر میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی نظریں نیچی کرے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ تو آپؐ نے نہایت اطمنان سے ارشاد فرمایا۔ لا تحزن ان اللہ معنا یعنی گھبرا نہیں ہم یہاں دو نہیں بلکہ تیسرا ہمارا خدا بھی ہے۔

جنگ حنین میں آنحضرت ﷺ اپنے خچر پر سوار ہو کر کس طرح دشمنوں کی طرف بڑھے اور آپ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔

انا النبی لا کذب
انا ابن عبد المطلب

یعنی میں خدا کا نبی ہوں اور یہ ایک سچی بات ہے لیکن میری غیر معمولی جرت دیکھکر یہ نہ سمجھنا کہ میں کوئی فوق البشر چیز ہوں۔ نہیں میں وہی عبدالمطلب کا بیٹا محمدؐ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے۔

یا بدرنا یا آیۃ الرحمن
اھدی الھداۃ واشجع الشجعان

اے ہمارے چاند! اے خدائے رحمان کے نشان! سب ہادیوں کے ہادی اور سب بہادروں سے بڑے بہادر!

مذہبی رواداری دیکھیں کہ مشرکوں کے ایک وفد کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا اور مسجد نبوی میں ہی عیسائی وفد کو اپنے طریق پر عبادت کرنے کی اجازت بھی دی۔

عزیز بہنو!

آج کل دشمن اسلام پر پھر حملہ آور ہوا ہے۔ اگر تلوار سے نہیں تو قلم سے ضرور حملہ کیا ہے۔ کبھی دیکھو تو کسی ملک میں قرآن مجید کو جلایا جا رہا ہے، یا کسی جگہ آنحضور ﷺ کے کارٹون بنائے جا رہے ہیں، یا کسی جگہ ازواج مطہرات پر ناپاک حملے ہوتے ہیں۔ اسلام کو ایک دہشت گرد مذہب کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے عورت کو محصور کر کے رکھ دیا، کبھی پردہ پر اعتراض ہوتا ہے، اور کبھی نقاب پر بعض ممالک میں پابندی عائد کر دی جاتی ہے۔ ہم احمدی خواتین کا فرض ہے کہ ہم احمدی مردوں کے شانہ بشانہ چل کر

اس یلغار کا موثر جواب دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے:

صف دشمن کو کیا ہم نے بہ حجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں کچھ اس طرح فرمایا ہے کہ جب کبھی بھی اسلام پر حملہ ہوتا ہے یا آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کی جاتی ہے، یا آنحضرت ﷺ کی حسین و جمیل سیرت اور کردار کو ظالمانہ طور پر بگاڑ کر دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو ہمارے احمدی نوجوان سینہ تان کر حضرت طلحہؓ کی طرح ان تمام تیروں کے سامنے اپنا سینہ پیش کرتے ہیں۔

جنگ احد کے موقعہ پر جب دشمن کے تیر آنحضرت ﷺ کے چہرہ کو نشانہ بنائے ہوئے تھے اس وقت حضرت طلحہؓ نے اپنا ہاتھ آنحضرت ﷺ کی حفاظت کی خاطر آپؐ کے چہرہ کے آگے کر دیا۔

بہت تیر آئے مگر وہ صبر کا پیکر تمام تیروں کو اپنے ہاتھ پر برداشت کرتا رہا۔ بعد میں ان کا یہ ہاتھ ناکارہ ہوگیا تھا۔ لوگوں نے حضرت طلحہؓ سے پوچھا کہ کیا آپ کو درد نہیں ہوتی تھی؟ تو آپؓ نے فرمایا کہ درد تو ہوتی تھی مگر مجھے یہی خدشہ تھا کہ اگر مَیں نے اپنے ہاتھ کو درد کی وجہ سے ذرہ سی بھی جنبش دی تو تیر آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک پر لگ سکتا ہے۔

پیاری بہنو!

آج پھر تیروں کی ایک بوچھاڑ ہے۔ میں، آپ اور تمام احمدی مرد اور عورتیں حضرت طلحہؓ اور حضرت خولہؓ کی تقلید میں سینہ سپر ہیں۔ ہر ناپاک حملہ کا شائستگی سے اور پیار سے جواب دیں گے۔ کیونکہ ہمارا نصب العین تو آپ سب جانتی ہیں کہ ہم سب سے محبت کرتے ہیں اور ہمیں کسی سے نفرت نہیں ہے۔

اسلام پر جو حملے ہو رہے ہیں وہ نہ صرف مغرب کر رہا ہے بلکہ اس سے بہت شدید حملے خود مسلمان اپنے مذہب پر کر رہے ہیں۔ ہماری یہ دوطرفہ جنگ ان حملوں کے خلاف ہے جو کٹر علماء اور تنگ نظر ملا اسلام کو ایک بھیانک مذہب کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام اور آنحضرت ﷺ کے لئے بہت غیرت دکھائی ہے۔ پنڈت لیکھرام جو اسلام کا بدترین دشمن اور آنحضرت ﷺ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت تنبیہ کی۔ پنڈت لیکھرام کے متعلق ایک فارسی کا الہامی شعر بھی ہے:

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بران محمدؐ

اے نادان اور گمراہ دشمن! ہوشیار ہو جا اور محمد ﷺ کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر۔

میری پیاری بہنو!

آپ سب جانتی ہیں کہ کس طرح پھر وہ کاٹا گیا۔ انکو توہین رسالت اور ناموس رسالت کے مضحکہ خیز قانون بنانے دو جن کی وجہ سے، افسوس صد افسوس تمام دنیا اسلام پر ہنستی ہے۔ ان ملاؤں کو احمدیوں کے پاکیزہ خون کے ساتھ کھیلنے دو۔

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی، خون سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پرواہ، جاتی ہے اگر تو جانے دو
وہ تم کو حسین بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودہ ہے، دشمن کو تیر چلانے دو
(کلام محمودؓ)

ساری دنیا یاد رکھے کہ ناموس رسالت کا علم آج احمدی مردوں اور عورتوں کے ہاتھ میں ہے۔ ہم ان کا مقابلہ قلم سے، دلائل سے اور دعا کے تیروں سے کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ وہ بھی بڑے ہو کر اسلام کا موثر دفاع کرنے والے ہوں اور جاں باز سپاہی بن کر ابھریں اور جن پر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو قیامت کے دن ناز ہو۔ آمین۔

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؑ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے
(درثمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Tanveer Akhtar
Rahmat Eilahi
08010090714
09990492230

ADEEBA APPAREL'S

Contact for
all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI

House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana, Delhi - 110006

ضروری گزارش

پلاٹینم جوبلی کے تمام علمی، ورزشی، تبلیغی و تربیتی پروگرام منعقد کرنے کے سلسلہ میں تمام قائدین سے گزارش ہے کہ وہ مستعدی کے ساتھ ان تمام پروگراموں کا انعقاد کریں۔ اس سلسلہ میں تفصیلی پروگرام کا سرکلر ارسال کیا جاچکا ہے۔ ان تمام پروگراموں کے انعقاد کے بعد مرکزی دفتر میں اپنی رپورٹ ضرور ارسال کریں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

Chief Instructor
Shihan Abdul Quadir
(Black-Belt 5th Dan)

Ph. : (O) 2286-6110
Mob. : 9748185367
g_tma@yahoo.co.in

TEMPLE OF MARTIAL ARTS

W/B Govt. Regd. No. S/95035
International Sports Karate Association
Membership No. : I99/2025
Affiliated to
Japan - Okinawa Karate do shorin ryu ryukyukan
karate kubudo federation
All ryuku full contact karate do Association

Rehemathulla Shareef
Cell : 9396323262,
9395512525,
Ph : 08504-222122

m-SWIF
TUBULLAR * AUTOMOTIVE BATTERY

R. S. BATTERIES &
INVERTERS

Amarchinta Road, Atmakur Mdl,
Mahabubnagar Dist.

Cell : 09886083030

زبیر احمد شحنہ

ZUBER

Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

M/S. ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis

KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

Prop.
Mahmood Hussain
Cell : 09900130241

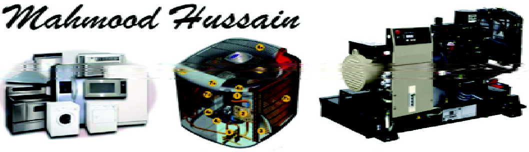

M - AHMADI ELECTRICALS

Generator & A.C. repairing,
All Electrical Appliances repairs.

Distt. Yadgir, Karnataka
email : mahmoodhussain.ma@gmail.com

ایک ماہر سائنسدان کا تحقیقی مقالہ ہستی باری تعالیٰ کے سات ثبوت

جناب ڈاکٹر اے۔ کریسی ماریسن امریکہ کے قلم سے

ڈاکٹر کریسی ماریسن سابق صدر نیو یارک اکیڈیمی آف سائنس نے سائینٹفک نقطۂ نظر سے وجود باری تعالیٰ کے دلائل وشواہد پر ایک مضمون (Seven Reasons why a Scientists Believes in God) سپرد قلم کیا تھا جو جنوری 1948ء کے ماہنامہ Readers Digest میں شائع ہوا۔ اس پر پروفیسر کولسن ایف۔ آر۔ ایس صدر شعبہ ریاضیات آکسفورڈ یونیورسٹی نے یہ رائے ظاہر فرمائی کہ:

''زندہ اور شخصی شہادت کی یہ کرن ہر ایسے شخص کے دماغ کو منور کرے گی جو سائنس کے حیرت انگیز انکشافات اور قدرت کے کرشموں پر غور وفکر کرتا ہے۔ کریسی ماریسن کے اس عقیدے اور اس عظیم مسئلہ کے بعض پہلوؤں پر دوسرے ارباب علم و دانش مزید روشنی ڈال سکتے ہیں اور بعض سائنٹسٹ ایسے بھی ہیں جو اُن کے ان عقائد سے اختلاف رکھتے ہیں لیکن اس سے انکار ممکن نہیں کہ کائنات کا یہ حیرت افزا اور بے مثل نظم ونسق اور اس کے سامنے انسان کا تحیر وعجز ہی ہستی واجب الوجود پر ایمان کے ارکان اساسی ہیں۔''

اِس رائے کے ساتھ انہوں نے یہ خواہش واستدعا کی کہ یہ مضمون مکرر شائع کیا جائے۔ چنانچہ Reader Digest کے ادارے نے اسے اپنی اکتوبر 60ء کی اشاعت میں دوبارہ نقل کیا ہے۔۔۔۔ اس دلچسپ اور معلومات آفرین مضمون کا اردو میں آزاد ترجمہ پیش کیا جاتا ہے جس کے لئے ہم محترم اے۔ ایم۔ انصاری صاحب ریٹائرڈ جج ہائی کورٹ حیدرآباد (دکن) اور رسالہ ''طلوع اسلام'' کے شکر گزار ہیں۔ (ایڈیٹر الفرقان)

ہر چند کہ سائنس اور حکمت نے بہت کچھ ترقی کر لی ہے لیکن ہم ابھی سائنٹیفک دور کے آغاز ہی میں ہیں۔ آئے دن انکشافات کی ہر نئی کرن صاحبانِ غور وفکر کے دماغوں کو منور کر رہی ہے اور ایک علیم وخبیر خالق کائنات کی صنعت گری کی تازہ دلیل بنتی جاتی ہے۔ ڈارون کے انتقال کو 90 سال ہو چکے ہیں اس عرصہ میں سائنس نے کئی مہتم بالشان انکشافات کئے ہیں اور اب عقل وحکمت اور علم ویقین کی روح کی بدولت ہم وقوف وآگاہی وجود باری تعالیٰ سے دن بدن قریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اپنی حد تک وجود باری تعالیٰ کے ایمان پر مَیں مندرجہ ذیل سات سائنسی دلائل پیش کر سکتا ہوں۔

اول:- ایک حتمی اور غیر متبدل اصول ریاضیات کے ذریعہ یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ وجودِ کائنات اور اس کا نظم وانتظام کوئی اتفاق حادثہ نہیں بلکہ اس کا منصوبہ اور تخلیق ایک عظیم تعمیری خرد کی صنعت گری کا نتیجہ ہے۔ مثال کے طور پر دس سکے لے لو اور اُن پر ایک سے لے کر دس تک ہندسے ڈال لو۔ پھر انہیں اپنی جیب یا کسی تھیلی میں ڈال کر اچھی طرح ہلا دو۔ اور بنا دیکھے کوشش کرو کہ سارے سکے سلسلہ وار نکلتے چلے آویں۔ ہر بار صرف ایک سکہ نکالو اور نمبر دیکھ کر پھر تھیلی میں ڈال کر ہلاتے جاؤ۔ ریاضی کا اصول اور کوششوں کا تجربہ تمہیں بتا دے گا کہ سکہ کو نمبر وار نکالنے میں اوسطاً کم از کم دس کوششیں درکار ہوں گی۔ اور نمبر ایک و دو دونوں کو یکے بعد دیگرے نکالنے میں ایک ہزار کوششوں کا اوسط آئے گا اور تمام سکوں کے سلسلہ وار نکالنے میں کوششوں کا اوسط اسی تناسب سے بڑھتا جائے گا اور نمبر ایک سے لے کر نمبر دس تک کے سکوں کو صحیح سلسلہ وار نکالنے کا سو کروڑ کوششوں میں ایک بار موقع آسکے گا۔ اب اسی طریق اور دلیل کو نظم وضبط کائنات پر منطبق کرو تو معلوم ہوگا کہ استقرار حیات کے لئے اتنی گوناگوں اور بے شمار شرائط کی ٹھیک اور صحیح تناسب کے ساتھ بہمرسانی اور موجدگی درکار ہے جسکا سرانجام کسی اضطراری یا اتفاقی حادثہ میں ممکن نہیں۔ مثال کے طور پر کرۂ ارضی ہی کو لے لو۔ یہ اپنے محور پر ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھومتا ہے۔ جانتے ہو کیا ہو جاتا اگر یہ رفتار بجائے ایک ہزار کے صرف ایک سو میل فی گھنٹہ ہوتی؟ ہمارے دن اور ہماری راتیں جواب قریب قریب اکثر قطعات ارضی میں برابر اور بارہ گھنٹہ کی ہیں دس گنا لمبے ہو جاتے۔ اس طویل عرصہ میں تپتے ہوئے سورج کی تمازت ساری نباتات کو جھلس کر رکھ دیتی۔ اگر کوئی ٹہنی یا کونپل کسی وجہ سے بچ بھی جاتی تو

طویل سردرات میں جاڑے سے اکڑ کر منجمد اور تلف ہو جاتی۔

اسی طرح سورج کی کیفیت پر جو ساری حیات کا سرچشمہ ہے غور کرو۔ حساب لگایا گیا ہے کہ اس کی سطح پر حرارت کی مقدار بارہ ہزار ڈگری فارن ہائیٹ ہوتی ہے۔ یہ کرۂ ارضی جس پر ہم رہتے سہتے ہیں سورج سے ٹھیک اتنی دوری پر رکھا گیا ہے کہ اسکی نارِ دائمی ہمیں صرف اس کی اتنی ہی گرمی پہنچاتی ہے جو حیات کے لئے ضروری اور کافی ہے۔ اب اگر سورج اپنی نصف حرارت زائل کر دے تو ہم منجمد ہو کر رہ جائیں اور اگر اس حرارت میں بقدر نصف اور اضافہ ہو جائے گا تو ہم جل بھن کر کباب ہو جائیں!

یہ تو سب کو معلوم ہی ہے کہ کرۂ ارضی کے محور کا ضماد 23 ڈگری ہے۔ اسی کی وجہ سے مختلف موسم وجود میں آتے ہیں۔ اگر وہ ٹھیک اسی طرح اور اسی زاویہ پر جھکا ہوا نہ ہوتا تو سمندروں کے بخارات شمال سے جنوب کی جانب پھیلتے جاتے اور سارے براعظم برف کے تودوں میں دب کر رہ جاتے۔ اسی طرح چاند اور زمین کے مابین اب جو فاصلہ ہے یہ اگر گھٹ کر صرف پچاس ہزار میل ہو جائے تو جوار بھاٹے میں مد کی کیفیت یہ ہو کہ دن میں دو مرتبہ تمام براعظم غرقاب ہو جائیں اور یہ عظیم الشان پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر بہہ جائیں۔ یا کرۂ ارضی کی ساری سطح اگر دس فٹ اور بلند ہوتی تو آکسیجن جس کے بغیر حیات ممکن نہیں موجود ہی نہ ہوتی۔ یا سمندر کی تہ چند اور فٹ زیادہ عمیق ہوتی تو کاربن ڈائی آکسائڈ (Carbon Di Oxide) اور آکسیجن اس میں جذب و تحلیل ہو جاتے اور نباتات کا وجود نابود ہو جاتا۔ اِسی طرح کرۂ ہوائی ذرا ہلکا پھلکا ہوتا تو کروڑوں شہاب ثاقب جو اب خلا ہی میں جل بجھ کر راکھ ہو جاتے ہیں کرۂ ارضی سے جگہ جگہ ٹکراتے اور ہر طرف شعلے بھڑکا دیتے۔ یہ اور ان جیسی بیسیوں مثالیں ہیں جن پر غور کرنے سے مبرہن ہوتا ہے کہ ہمارا کرۂ ارضی یوں ہی خود بخود یا اتفاقاً معرضِ وجود میں نہیں آگیا بلکہ ایک عظیم الشان منصوبے اور انتظام کا نتیجہ ہے۔

دوم:- غایتِ حیات کی کامیابی کے اسباب و ذرائع کا بہم و فراہم کیا جانا ایک ہمہ گیر عقل کل کا مظہر ہے۔

حیات کے رموز و اسرار کی تہ تک ابھی کوئی نہیں پہنچ سکا ہے۔ اس کا نہ کوئی وزن ہے اور نہ سمت و چھت۔ لیکن اس میں قوت ہے۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ ایک ننھے پودے کی نرم و نازک بڑھتی ہوئی جڑیں کس طرح رفتہ رفتہ سخت سے سخت چٹانوں کا سینہ چاک کر کے اپنی راہ نکال لیتی ہیں۔ اب تو حیات نے سمندر، زمین اور ہوا کو مسخر بھی کر لیا ہے اور قدرت کے سارے عناصر پر قابو پاتی جا رہی ہے۔ انہیں مجبور کئے جاتی ہے کہ اپنے آپ کو تحلیل کر کے از سرِ نو متشکل ہوں۔

اب ذرا پروٹو پلازم (Proto Plasm) یعنی مادۂ حیات کے حلیہ پر غور کرو۔ یہ کتنا ننھا جیلی کی طرح صاف وشفاف ہے اور کس طرح سورج سے اپنی توانائی حاصل کرتا ہے۔ یہ خوردترین خلیہ، یہ شفاف دھندلا سا ننھا قطرہ کس طرح جرم حیات کو اپنے بطن میں تھامے ہوئے ہے اور کس طرح دنیا کی ہر چھوٹی بڑی جاندار شے کو قوت حیات تقسیم کرتا ہے۔ اس ننھے منے قطرہ کی قوتیں ساری نباتات، حیوانات اور انسانوں کی قوت سے بڑھی چڑھی ہوئی ہیں کیونکہ یہی ساری حیات کا منبع ہے۔ نیچر یقیناً حیات کو خلق کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی اور آگ میں جھلسی ہوئی چٹانوں اور بے نمک سمندروں سے تو یہ اہتمام نہیں ہو سکتا سو حیات کا پیدا کرنے والا ہے کون؟ رب السمٰوٰتِ والارض کے سوا کوئی اور نہیں!

سوم:- عقل حیوانی بانگِ دہل ایک احسن الخالقین کے وجود کا اعتراف کر رہی ہے۔ جس نے حشرات الارض کی سی حقیر و بے بس مخلوق کو جبلت سے سرفراز کر کے ان کے بقاء اور تحفظ کا بندوبست کر دیا ہے ورنہ یہ بے بس اور بے آسرا رہ جاتے۔

مثلاً سامن مچھلی (Salmon) کا طرزِ حیات تخیل کی کارستانی نہیں بلکہ ایک حقیقت واقعی ہے۔ ہر نوزائیدہ سامن لازماً کچھ عرصہ بڑے سمندر میں جا کر بسر کرتی ہے۔ پھر اُسی دریا کے کنارے واپس آجاتی ہے جس میں معاون ندی ملتی ہے یا جھیل ہوتی ہے جس میں اس کی آفرینش ہوئی تھی۔ غور کیجئے کہ آخر اس نقل وحرکت میں کون اس کا راہبر و رہنما ہوتا ہے جو ٹھیک وقت پر اُسے صحیح ٹھکانے پر پہنچا دیتا ہے؟ اگر تم اُسے ایک جگہ سے نکال کر دوسری معاون ندی میں منتقل کر دو تو وہ فوراً محسوس کر لیتی ہے کہ وہ غلط جگہ لائی گئی ہے۔ چنانچہ وہ فوراً بڑے دریا کی طرف لوٹتی ہے اور اس کے کنارے پر چلتی ہوئی اسی اصل معاون ندی میں پہنچ جاتی ہے جہاں اس کا مرزبوم ہے۔ اور ایل مچھلی (Eel) کے حیرت خیز نقل مقام کے مسئلہ کا حل تو اور بھی دقت طلب ہے۔ ایک خاص عمر کو پہنچ جانے پر مچھلیاں اِدھر اُدھر کی ساری جھیلوں اور ندیوں سے چل پڑتی ہے اور یورپ سے ہزار ہا میل دور کا فاصلہ سمندر کی راہ طے کر کے جزیرہ برمیوڈا

(Bermuda) کے پاس جہاں سمندر نہایت عمیق ہے سب ایک جگہ جمع ہو جاتی ہیں اور مقررہ وقت پر انڈے بچے دینے کے بعد خود ختم ہو جاتی ہیں۔ انکے نوزائیدہ بچے جن کے لئے علم و وقوف کا کوئی ذریعہ بجز اُس احساس کے نہیں ہوتا کہ وہ ایسی جگہ ہیں جہاں اُنہیں رہنا نہیں چاہئے، وہاں سے نکل کھڑے ہوتے ہیں اور نہ صرف یہ کہ اپنی سواحل پر پہنچتے ہیں جہاں سے اُن کے مورث روانہ ہوئے تھے بلکہ آگے چل کر ان ندیوں اور جھیلوں میں بھی پہنچ جاتے ہیں جہاں سے ان کی مائیں ہجرت کر کے نکلی تھیں۔ اس طرح یہ مقام باری باری خالی اور آباد ہوتے جاتے ہیں اور دوسرے موسم میں یہی عمل جاری رہتا ہے اور پھر وہی نقل و حرکت سمندر کی جانب عمل میں آتی ہے آخر ان کا معلم کون ہے؟

آپ جانتے ہوں گے کہ نیش زن ڈکوری کی غذا جھینگر یا چھوٹی ٹڈیاں ہوتی ہیں۔ یہ اپنے شکار کو اِس طرح زیر کرتی ہیں کہ وہ مر نہیں جاتے۔ پھر اُنہیں گھسیٹ کر اپنے سوراخوں میں لے جاتی ہیں اور اس کے ایک خاص حصہ جسم پر اس طرح ڈنک مارتی ہیں کہ کیڑا مرتا نہیں بلکہ بے حس اور بے سدھ ہو جاتا ہے۔ ڈکوری شکار کو ایسی حفاظت سے رکھ چھوڑتی ہے جیسے ہم سرد خانوں میں گوشت وغیرہ کے تحفظ کا بندوبست کرتے ہیں۔ اس اہتمام کے بعد ڈکوری کہیں پاس ہی انڈے دیتی ہے۔ چند روز میں بچے نکل آتے ہیں۔ وہ اِس کیڑے کو ایسے ڈھب سے کتر کتر کر کھاتے ہیں کہ وہ مر نہیں جاتا۔ ورنہ مردہ کیڑے کا گوشت تو ان کے حق میں زہر ہلاہل ہے۔ یہ بچے جب ذرا بڑے ہو جاتے ہیں تو ان کی ماں وہاں سے اُڑ کر چلی جاتی ہے اور پھر بچوں کی صورت بھی نہیں دیکھتی یہاں تک کہیں دور جا کر مر جاتی ہے۔ یہ سب ایک موہبت ہے کائنات کے پروردگار کی ورنہ اس پُر اسرار طریق حیات کی اس تاویل سے توجیہہ نہیں ہوتی کہ فطرت میں ماحول خود مخلوق کو موقع کی نزاکت سے نمٹنا سکھا دیتا ہے۔

چہارم:- حیوانی جبلّت کے علاوہ انسان میں کچھ اور ودیعت کیا گیا ہے اور وہ ہے شعور و خرد۔

انسانکو چھوڑ کر کسی اور ذی حیات میں ایک سے دس تک گننے یا تعداد کی ماہیت کو سمجھنے کا شعور و سلیقہ اب تک سننے یا دیکھنے میں نہیں آیا۔ اس میں شبہ نہیں کہ جبلّت بھی کچھ کم اہمیت نہیں رکھتی مگر وہ حیات کی موسیقی میں ایک سُر ہے میٹھا اور سامعہ نواز لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ لیکن دماغ انسانی میں دنیا بھر کے سازوں کے پردے اور ان گنت نغمے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار نہیں۔ نہ کسی مثال کی ضرورت ہے نہ مزید گفتگو کی۔ عقل و شعور کی بدولت ہی انسان اشرف المخلوقات ہے اور اپنے آپکو ایسا سمجھتا بھی ہے۔ اس کی وجہ محض یہ ہے کہ اس میں عقل مطلق ہی کا پرتو ہے۔

پنجم:- جرثومہ حیات میں جو زندگی کے سارے انتظامات ودیعت کر دیئے گئے ہیں۔ ڈارون کو وہ پوری طرح معلوم نہ تھے۔ صرف (Genes) یعنی مادۂ حیات کے تحیر خیز انکشافات ہی اس کی مثال کے لئے کافی ہیں جن کا ہمیں کافی وقوف ہو چکا ہے۔

یہ (Genes) اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ان سے زیادہ چھوٹی کسی چیز کا تصور ہی ممکن نہیں۔ چنانچہ اگر ساری دنیا کی آبادی (Genes) کو ایک جگہ جمع کر لیا جائے تو ایک انگشتانہ بھی نہ بھر سکے گا۔ اس کے باوجود یہ خورد ترین ذراتِ حیات اور ان کے ساتھی کروموسم (Chromosoms) ہر زندہ خلیہ میں موجود رہتے ہیں اور حیوانی و نباتاتی ہستیوں میں خصوصیات ذاتی کا سرچشمہ ہوتے ہیں۔ آخر یہ کیونکر لاتعداد اسلاف کا مخزن بنتے ہیں اور کیونکر اتنی ذرا سی گنجائش میں ہر ہستی کی نفسیات سموئے ہوئے اور محفوظ رکھتے ہیں؟ خلیہ کے بطن ہی میں (Genes) کے ارتقاء کا آغاز ہوتا ہے۔ آخر یہ چند ملین ایٹم کا ذخیرہ یعنی (Genes) صفحہ ارضی کے تمام حیوانات و نباتات کی حیات اور اس کی خصوصیات پر کس طرح قابو رکھتے ہیں؟ اس سے ایک زبردست شہادت مہیا ہوتی ہے اُس عظیم الشان اور کامل دانائی کی جو صرف عقل خلاق عالم کی ہو سکتی ہے۔ کوئی اور ذات اس عظیم بندوبست کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

ششم:- کارخانہ فطرت میں جو فراہمی ضروریات اور بے ضرورت صرفہ سے احتیاط کا اصول کارفرما ہے اس سے ہم یہ ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ ایک ذات علیم و خبیر کی بے نہایت اور پیش بین دانش ہی سے ویسا اہتمام ممکن ہے۔

کئی سال کا واقعہ ہے کہ آسٹریلیا میں کھیتوں کی حفاظت کے لئے تھوہر (Cactus) کی باڑیں لگائیں جاتی تھیں اس ملک میں ایسے جانور یا کیڑے پتنگے نہیں تھے جو اسے کھا سکتے ہوں۔ اس لئے یہ بے تحاشا پھیلتی گئی اور کچھ ایسی سرعت سے پھیلی اور بڑھی کہ چند ہی برسوں میں بڑے بڑے رقبے اراضی کے

اس کی دستبرد میں آگئے جن کا مجموعی رقبہ انگلستان کے پورے رقبے کے لگ بھگ تک پہنچ گیا۔حتیٰ کہ قصبوں اور شہروں تک اسی کا جال بچھ گیا۔اس بلائے بے درماں سے لوگ سراسیمہ ہو کر شہر چھوڑ چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے اور بستیاں ویران ہوتی گئیں اور بے شمار مزرعے ان کی لپیٹ میں آگئے۔ اس کے مداوا کے لئے ماہرین حشرات الارض جمع ہوئے اور بعد مشورت ساری دنیا میں ادھر اُدھر ایک ایسی چیز کی دریافت اور تلاش میں نکل کھڑے ہوئے جو تھوہر سے انہیں نجات دلا سکے اور وہ قابو میں لائی جاسکے۔ بالآخر انہیں ایک کیڑا ایسا دستیاب ہوگیا۔جس کی غذا صرف تھوہر تھی اور سوائے اس کے کسی اور شے کو چھوتا تک نہ تھا۔ان کیڑوں کی پول (نسل) بھی بڑی تیزی سے بڑھتی تھی۔اور آسٹریلیا میں ان کیڑوں کا کوئی دشمن بھی نہ تھا۔اس طرح ان کیڑوں نے انسان کو ایک خوفناک نباتاتی بلا سے نجات دلائی۔اب تھوہر کی یورش اس ملک میں پورے قابو میں آگئی ہے۔اور کیڑے بھی اس بندوبست کے لئے مناسب اور کافی تعداد ہی میں ہیں اور تھوہر کے حملوں کا اب کوئی خطرہ نہیں رہا۔اس مثال سے ہمیں یہ بتانا مقصود ہے کہ اس کائنات میں آزاردہ اور ناسازگار احوال کے دُور کرنے کے وسائل بھی ہر طرف موجود ہیں۔ممکن ہے کہ آپ کے دل میں یہ سوال پیدا ہو کہ اتنی تیزی سے نسل بڑھانے والے کیڑوں نے ہمارے کرۂ ارض کو کیوں اپنی آماجگاہ نہیں بنالیا اور ساری نباتات نہیں چگ ڈالی۔اول تو کیڑے دوسری سبزی پر نظر نہیں ڈالتے۔دوسرے یہ کہ حشرات الارض کے جسم میں مثل اور حیوانات کے پھیپھڑے نہیں ہوتے۔ان کی نالیاں ہوتی ہیں جن سے وہ سانس لیتے ہیں لیکن جوں جوں یہ کیڑے بڑے ہوتے جاتے ہیں سانس کی نالیاں اسی مناسبت سے بڑی نہیں ہوتیں۔اس لئے کیڑے مکوڑے بڑی جسامت کے ہو نہیں سکتے اور جلد جلد تلف ہو جاتے ہیں۔قدرت کے اسی قسم کے فراہم کئے ہوئے موانعات کیڑوں مکوڑوں کی تعداد کو محدود کئے رکھتے ہیں۔اگر قدرت نے ایسا عضوی بندوبست نہ کیا ہوتا تو انسان کا وجود محال ہو جاتا۔ذرا تصور تو کیجئے ایک ایسی بھڑ کا جو شیر ببر جتنی بڑی ہو!

ہفتم:-قلب انسانی میں خدا کا کھوج اور ذہن میں اس کا تصور خود وجود باری تعالیٰ پر دال ہے۔

ذہن انسانی میں خدا کا تخیل خود ایک الوہیاتی قوت کا کرشمہ ہے جس سے کائنات کی دوسری تمام ہستیاں یکسر محروم ہیں۔اسی قوت کو ہم تصور کہتے ہیں۔ اسی کے ذریعہ انسان اور صرف انسان ہی ان دیکھی اشیاء کا تصور کرسکتا ہے اور اس کے وجود کی شہادت بھی پالیتا ہے۔اس قوت کا دائرۂ عمل لامحدود ہے اور بلا شبہ کمال کو پہنچا ہوا تصور جب ایک روحانی حقیقت بن جاتا ہے تو اُسے کارگاہ فطرت میں ایک عظیم منصوبے اور مقصدیت کے شواہد ہر طرف دکھائی دیتے ہیں۔حتیٰ کہ یہ عظیم ماہیت مبرہن ہو جاتی ہے کہ سماوی دنیا کیا اور کیسی ہے؟ نیز یہ حقیقت کہ خدا ہر جگہ اور ہر شے میں موجود ہے۔اور کسی سے وہ اتنا قریب نہیں ہے جتنا کہ وہ قلب انسانی سے ہے۔

الغرض وجود باری تعالیٰ سائنس اور تصورات کی ایک حقیقت ہے اور جیسا کہ زبور میں کہا گیا ہے آسمان کی فضائے بسیط اس کی عظمت وشان کا اعلان ہے اور زمین اس کی بے مثال صنعت گری کا ثبوت۔دونوں اس کی تقدیس وتحمید میں مصروف ہیں۔(ریڈر ڈائجسٹ ماہ اکتوبر 1960ء)

الفرقان: قرآن مجید نے دسیوں آیات میں اِن مفاہیم کو بڑی صراحت سے بیان فرمایا ہے۔اس نے بار بار کائنات اور اس کے نظام پر غور کرنے کی تلقین کی ہے اور ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو"یتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض" پر عمل پیرا ہیں یسبح اللہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض سے ظاہر ہے کہ درحقیقت کائنات کا ذرہ ذرہ ہستی باری تعالیٰ پر گواہ ہے اور اسکی قدرتوں کا شاہد۔اے کاش! کہ مغرب زدہ لوگ ماہر سائینسدانوں کی بات پر ہی کان دھریں۔

زسعدی شنو گر زمن نشنوی

(ماخوذ از الفرقان ربوہ فروری 1961ء)

BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph.: 2761010, 2761020

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

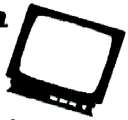

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

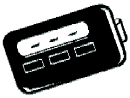
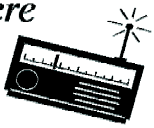

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

AQS Digital Pvt. Ltd.
www.laptopsparesandservices.com

We also Conduct
Laptop Chip Level Training &
Data Recovery Training

Contact : Mubarak Ahmad
A/22 Shaheed Nagar, Bhubaneswar,
Odisha-751007 (INDIA)
Ph. No. 0674-2540396, 2548030
Mob : 9438362671, 9337362671, 9937862671
Email: info@laptopsparesandservices.com

Mansoor ✆9341965930
Love for All Hatred For None
Javeed ✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS
Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

Education Concern Education Concern Education Concern Education Concern Education Concern Education Concern Education Concern

Study Abroad

Get admissions in Top Level Universities/ Colleges/Schools
In
UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Ireland, Holland, Malaysia & China.

Visit / Settlement Abroad

➔Visit/Business Visa
➔Family Settlement Visa
➔Supper Visa for Canada

Just Email us and our office staff will provide you all the Help

EC Education Concern®

Education Concern®
info@educationconcern.com / www.educationconcern.com
Skype: - counseling.educon

Love For All Hatred For None

Sk.Zahed Ahmad
Proprietor

M/S

M.F. ALUMINIUM

Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

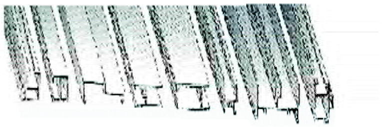

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS
&
C. K. WOOD INDUSTRIES

Contact : 09745008672

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA

Dr. Nasir Ahmad
Ph : 0476-2622460
Mob. : 9388594809

Ahmed Ayurveda Dispensary

Safar Ahmed 9388305654
M. Abubaker 9388305556

A. R. Enterprises

Pulliman Jn., Karunagappally, Kerala.
Dealer of Industrial and Medical grade Gases

لیلۃ القدر

رمضان المبارک اگرچہ کہ سال کے بارہ مہنیوں میں سے ایک مہینہ ہے لیکن یہ کوئی عام مہینہ نہیں ہے بلکہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کی قران شریف اور احادیث میں بہت اہمیت بتائی گئی ہے ۔اس کی اہمیت اس بات سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے کہ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن روزہ ہے۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں روزے اللہ تعالیٰ نے انسان پر فرض کئے ہیں اور ان روزوں کے چھوٹ جانے پر اس کے پورے کرنے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ رمضان المبارک بہت بابرکت مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار برکتیں اور اس کی رحمتیں بندہ پر نازل ہوتی ہیں۔ پھر جب انسان رمضان کے روزے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ مومن بندوں کو ایک ایسی رات نصیب ہوتی ہے جس میں خدا تعالیٰ اپنے بندہ کے بہت ہی قریب آتا ہے اور اس کی تمام دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کو قبول فرماتا ہے۔ اس رات کو لیلۃ القدر کہا جاتا ہے۔ لیلۃ القدر کے اور بھی معنی ہیں لیکن عام طور پر اس کے یہی معنی لئے جاتے ہیں آگے ان تمام معنوں پر مفصل بات ہوگی۔

لیلۃ القدر کی اہمیت: لیلۃ القدر کی اہمیت اس بات سے ہی واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قران شریف میں اس کے متعلق ایک سورۃ نازل کی اور احادیث میں بھی حضرت خاتم الانبیاء محمد ﷺ نے اس کی بہت اہمیت بیان فرمائی ہے۔ قران شریف میں اللہ تعالیٰ لیلۃ القدر کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فی لیلة القدر ۔وما ادرك ما لیلة القدر ۔لیلة القدر خیر من الف شهر ۔تنزل الملئكة و الروح فیها باذن ربهم من كل امر سلام ۔هی حتی مطلع الفجر۔

ترجمہ:- ہم نے یقیناً قرآن کو ایک عظیم الشان تقدیر والی رات میں اتارا اور اے مخاطب تجھے کیا معلوم کہ یہ عظیم الشان رات جس میں تقدیریں اترتی ہیں کیا شے ہے ۔یہ عظیم الشان تقدیروں والی رات تو ہزار مہینہ سے بھی بہتر ہے ہر قسم کے فرشتہ اور کامل روح اس رات میں اپنے رب کے حکم سے تمام دینی دنیاوی امور لے کر اترتے ہیں پھر فرشتوں کے اترنے کے بعد تو سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے اور یہ حال صبح کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بتایا کہ اس کی اہمیت اس لئے ہے کہ قرآن شریف کو لیلۃ القدر کی رات میں اتارا گیا ہے اور پھر آگے بیان فرمایا کہ اے انسان تو اس رات کی اہمیت اپنی کوشش سے سمجھ نہیں سکتا یہ تو ایسی رات ہے کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے اور اس رات میں ہر قسم کے فرشتے اترتے ہیں یعنی اس رات کی خاصیت بیان فرمائی کہ اس رات میں فرشتوں کا نزول بکثرت ہوتا ہے۔

احادیث میں لیلۃ القدر کے متعلق آتا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے کچھ صحابہ کو لیلۃ القدر خواب میں رمضان کے آخری سات دنوں میں دکھائی گئی ۔اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری ہفتہ پر متفق ہیں اس لئے جو شخص لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہے وہ رمضان کے آخری ہفتہ میں کرے''۔ (بخاری کتاب الصوم، حدیقۃ الصالحین صفحہ 320)

اور احادیث میں رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ جو لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہے وہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرے۔ نیز اگلی حدیث میں رسول کریم ﷺ نے امت مسلمہ کو لیلۃ القدر کی رات کو کرنے والی دعا سکھلائی ۔چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ:-

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا اے اللہ کے رسول اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو اس میں کیا دعا مانگوں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا ''تم یوں دعا کرنا اے میرے خدا تو بخشنے والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے مجھے بخش سے اور میرے گناہ معاف کر دے'' (ترمذی کتاب الدعوات، حدیقۃ الصالحین صفحہ 321)

لیلۃ القدر کے مختلف معانی: -1- لیلۃ القدر کا پہلا مطلب ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ایک مومن انسان کو جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی قدر کرتا ہے اور جو اپنے ربّ کی اطاعت کرتے ہوئے اس کی خاطر قربانی دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی قدر کرتے ہوئے آخری عشرہ کی کسی طاق رات میں اس کے بہت ہی قریب آجاتا ہے اور اس سے کہتا ہے اے میرے بندہ جو مانگنا ہے مانگ آج تیری ہر جائز بات مانی جائے گی اور اسی رات اللہ تعالیٰ اپنے اس بندہ کے سینہ کو پاک کرتا ہے اور اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور اس کو اپنی رحمت کے آنچل میں لے لیتا ہے۔ یہ وہ عام مفہوم ہے جو لوگوں میں رائج ہے۔

2- لیلۃ القدر کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ جب بھی کوئی نبی مبعوث ہوتا ہے تو وہ دور لیلۃ القدر کا دور کہلاتا ہے۔ کیونکہ نبی کے مبعوث ہونے سے قبل ہر طرح کی تاریکی دنیا میں چھا چکی ہوتی ہے اور مخلوق اپنے حقیقی خدا سے دور جا چکی ہوتی ہے اس لئے جب نبی آ کر لوگوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتا ہے تو وہ بھی لیلۃ القدر کا زمانہ ہوتا ہے کیونکہ اس وقت نئی روشنی کی کرن پھوٹتی ہے اور دنیا جو روحانی لحاظ سے ظلمت کے اندھیرے میں کھو چکی ہوتی ہے، نبی اس ظلمت کو اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے روشنی میں بدل دیتا ہے اسی لئے جب کوئی نبی آتا ہے تو اس زمانہ کو بھی لیلۃ القدر کا زمانہ کہا

جاتا ہے اور اسوقت جماعت احمدیہ بھی لیلۃ القدر کے دور سے گزر رہی ہے۔اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

کچھ وہ لوگ بھی ہوتے ہیں جو ایک لمبی لیلۃ القدر میں سے گزر رہے ہوتے ہیں وہ اس ظاہری رات کی بھی قدر کرنے والے لوگ ہیں اور اس زمانہ کی بھی قدر کرتے ہیں جس زمانہ میں اللہ تعالیٰ ان سے قربانی چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی خاطر تکلیفیں اُٹھانی پڑتیں ہیں پس یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقت میں لیلۃ القدر کے بھی حقدار ہیں جو چند لمحوں کے لئے آتی ہے اور اس لیلۃ القدر کے بھی حقدار ہیں جو ایک لمبا زمانہ رکھتی ہے۔آج بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ ایک ایسی لیلۃ القدر سے گزر رہی ہے جو قومی تاریخ میں ایک غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے ایسا غیر معمولی کہ تاریخ عالم پر نگاہ دوڑائی جائے تو بعض دفعہ سینکڑوں سال کے بعد ایسی راتیں ظاہر ہوتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے قدر کا مطالبہ فرماتا ہے اپنی اطاعت کی خاطر ان سے قربانیاں مانگتا ہے اور پھر جب وہ قربانیاں پیش کرتے ہیں تو ان کی قدر فرماتا ہے۔دکھوں کی راتوں میں بھی ان کا ساتھ دیتا ہے اور ان راتوں کے وقت بھی طلوع ہونے والے دنوں کی خوشخبریاں عطا فرماتا ہے اور پھر وہ دن بھی طلوع فرمادیا کرتا ہے جو عظیم تر بشارات لے کر ان پر ظاہر ہوا کرتے ہیں۔پاکستان میں جو جماعت پر حالات گزر رہے ہیں یہ ایک ایسی ہی رات کی نشاندہی کر رہے ہیں۔(بحوالہ ہفت روزہ بدر 1 اگست 1985ء)

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک ایسی رات اس دن ضرور آتی ہے جس میں نزول قرآن شروع ہوا اور وہ غیر معمولی برکتوں کی رات ہے لیکن اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ اس ایک رات کو پاکر پھر تاریکی کی رات میں انسان لوٹ جائے کیونکہ قرآن کریم کی وہ سورت جس میں اس رات کا ذکر ملتا ہے اس تصور کو بالکل جھٹلا رہی ہے بلکہ یہ رات جاری رہتی ہے اس کے بعد تو ایک ابدی نیکیوں کا دن طلوع ہوتا ہے اس رات کے بعد گناہوں کی رات لوٹنے کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا ہمیشہ کی روشنی طلوع ہو جاتی ہے جو کبھی پھر مومن کا ساتھ نہیں چھوڑتی۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں اس رات کی تلاش ضرور کرنی چاہئے اور اس رات بہت عبادت کرنی چاہئے تا ہم اپنے رب کو راضی کرلیں لیکن اس کے بعد یہ سمجھ لینا کہ اب ہم چاہے پورا سال عبادت میں سستی کرلیں تو کوئی بات نہیں ہمارا رب راضی ہو گیا، یہ غلط خیال ہے ہمیں اس خیال سے بچنا چاہئے اور اگر ہمیں اللہ کے فضل سے یہ رات نصیب ہو جاتی ہے تو پھر وہ رات جاری رہنی چاہئے اور ہماری زندگیوں میں ابدی نیکیوں کا دن طلوع ہونا چاہئے جس کے بعد ہم کبھی بھی گناہوں کی رات میں نہ لوٹیں اور ہم سب خدام کو اوروں سے زیادہ بڑھ کر اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔(مضمون نگار:-N. A. Adeel Khadim)(وقف نو نمبر:-602-C)

اعلانِ دُعا

خاکسار کے والد مکرم شیخ رسول محمد صاحب مورخہ 7 جون بروزِ جمعہ ڈیڑھ ماہ کی علالت کے بعد رات 10:30 بجے وفات پا گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم اپنے پیچھے اہلیہ کے علاوہ چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں۔قارئین سے دُعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم سب کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ دے۔آمین۔(خاکسار نیک محمد صوبائی قائد جھارکھنڈ)

ملکی رپورٹیں

چینئی: مورخہ یکم جولائی تا ۶ جولائی کُل ۶ حلقوں میں ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ جس میں شاملین کی حاضری تسلی بخش رہی۔ نیز اس کا ردّ عمل بھی بہت اچھا رہا ۔یہ پروگرام درج ذیل حلقہ جات میں منعقد ہوا:

کوڈم باکم، آدم باکم، رائے پٹہ، مدھوراوائیل، پودوپیٹ

اسی طرح مورخہ ۷ جولائی شام ۴:۳۰ بجے تا ۶:۳۰ بجے تمام ذیلی تنظیمات نے اپنے اپنے طور پر اس پروگرام کو منعقد کیا۔ ٹھیک ۷ بجے جماعتی سطح پر خاکسار کی زیر صدارت پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ خاکسار نے تقریر کی اور آئندہ بھی اس قسم کے مزید پروگرام منعقد کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس کے بعد تقریب آمین و بسم اللہ تھی۔ جس میں ۸ بچوں نے آمین اور ۱۴ بچوں نے بسم اللہ کی تقریب میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اس پروگرام میں ۳۵۰ سے بھی زائد حاضری رہی۔

شموگہ، کرناٹک: (از مولوی طاہر احمد نائک مبلغ سلسلہ) مورخہ 23 جون کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں تلاوت اور نظموں کے علاوہ چار تقاریر ہوئیں جن میں مقررین نے سیرت آنحضرت ﷺ پر روشنی ڈالی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ کے فضل سے یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیات رہا۔ مورخہ یکم جولائی تا 6 جولائی ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا جس میں مقررین کرام نے قرآن کریم کے فضائل و برکات، قُرآن کریم کی تلاوت کی وہمیت و آداب وغیرہ مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ الحمدللہ ان پرگراموں میں کثرت کے ساتھ احباب نے شمولیت کی اور ہر لحاظ سے یہ پروگرام اللہ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئے۔

قادیان: (مہتمم مقامی) مورخہ 4، 5 جولائی کو چار خدام پر مشتمل ٹیم نے ایک تبلیغی ٹور میں حصہ لیا۔ یہ خدام اس تبلیغی ٹور کے دوران پنجاب ہونیورسٹی چندیگڑھ، سب ہیلکس انسٹوٹ چندی گڑھ، اخبار سپوکس مین کے برانچ آفس چندی گڑھ، باہر یونیورسٹی ضلع سولن، ہماچل، گئے اور ان تمام مقامات پر سرکردہ شخصیات، پروفیسر صاحبان، لائبریرینز اور طلباء وغیرہ سے ملاقات کر کے ان کو جماعت احمدیہ کا تعارف کرتے ہوئے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی دعوت دی۔ اس ٹور کے دوران ان خدام نے درج ذیل کتب یونیورسٹیز کی لائبریریز میں رکھوائیں اور سرکردہ شخصیات کو پیش کیں:

الہام عقل علم اور سچائی (بزبان انگریزی)، اسلامی اصول کی فلاسفی (بزبان انگریزی)، اسلام اور عصر حاضر کے مسائل (بزبان انگریزی)، پیغام صلح (بزبان انگریزی)، لائف آف محمد، ورلڈ کرائسس اینڈ پاتھوے ٹو پیس۔

اس کے علاوہ ان خدام نے کثیر تعداد میں پیس والے لیف لیٹ بھی یونیورسٹیز میں رکھوائے اور تقسیم کئے۔ حلقہ مبارک قادیان کے چار خدام کو مورخہ ۳۰ مئی کو لیلکلاں کے ڈی بی ایف سی پبلک اسکول میں بغرض تبلیغ جانے کا موقع ملا۔

جے پور، راجستھان: (از شریف احمد فاروقی) اللہ تعالیٰ کے فضل سے راجستھان کے وزیر داخلہ و منسٹر ٹرانسپورٹ جناب ورندر بینوال سے ملاقات کرنے کی توفیق ملی۔ اس ملاقات کے دوران ان کو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' والا لیف لیٹ، کتاب لائف آف محمد اور کتاب ورلڈ کرائسس دی گئیں اور آنحضرت ﷺ کے حالات زندگی اور اسوۂ حسنہ کے بارے میں مختصراً بتایا گیا۔

ماتھوٹم، کیرلہ: مورخہ 16 جون کو مجلس عاملہ کا اجلاس قیام نماز کے سلسلہ میں منعقد ہوا۔ ماہ جون میں کل 30 دن تعلیمی کلاسز جاری رہیں۔ اسی طرح اس ماہ کل تین وقار عمل منعقد کئے گئے جن میں آنکھوں سے معذور طلبہ کے اسکول کے گرد و نواح میں صفائی کی گئی اور شجر کاری کی گئی۔ مسجد کی چھت اور سائبان صاف کی گیا نیز مشن ہاؤس کے ارد گرد کا علاقہ مکمل طور پر صاف کیا گیا۔ مورخہ 16 جون کو شجر کاری کا پروگرام منعقد ہوا جس میں 100 اشجار لگائے گئے۔ ان مساعی کے علاوہ 13 خدام نے عطیہ خون دیا۔ دو خدام نے ایک مریض کی مدد کی 50 گھروں میں مفت میڈیکل کِٹ تقسیم کی گئی۔ طاہر ہومیو ڈسپنسری کے تحت 15 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ ایک غریب کی شادی میں 1000 روپیہ دیا گیا۔ ایک غریب کو کھانا دیا گیا اور ایک غریب کی بوجھ اُٹھانے میں مدد کی گئی۔

ممبئی، مہاراشٹر: (از پرویز احمد سیکریٹری اصلاح و ارشاد) مورخہ 30 جون کو جلسہ استقبالِ رمضان مکرم مسرت احمد صاحب صدر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم احمدی طاہر احمد قائد مجلس، خاکسار اور مکرم روشن احمد تنویر مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

۱۔ کشمیر زون بی (از محمد افضل بٹ زونل قائد) مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر کے لئے ۱۲ مئی ۲۰۱۳ کو ناصر آباد میں ایک روزہ ریفریشر کورس کا اہتمام کیا گیا۔ افتتاحی تقریب محمد امین گوہر نمائندہ لوکل امیر جماعت کی زیر صدارت منعقد کی گئی۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد مکرم طارق میر صاحب زونل قائد نے تعارفی تقریر کی اسی طرح مکرم حمید اللہ حسن صاحب اور مکرم مشتاق احمد صاحب مبلغین کرام نے بڑے آسان اور بہتر انداز میں لائحہ عمل اور ہدایات کے مطابق تمام شعبہ جات کے کام سمجھائے اور ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آخر پر تمام شاملین کا امتحان لیا گیا۔ تواضع کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر زون بی کی طرف سے

مورخہ ۲۶ مئی ۲۰۱۳ کو چیک ایمرچھ میں مکرم بشارت احمد صاحب ڈار زونل امیر کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔اس جلسہ میں مقررین نے سیرت رسول ﷺ کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔چیک ایمرچھ اور چیک ڈیسینڈ کے خدام نے مل جل کر بڑی محنت کے ساتھ اس جلسہ کو کامیاب کیا،تمام مہمانوں کے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کے بہترین نتائج مرتب فرمائیں۔

۲۔ورنگل ،آندھرا(از محمد اکبر سرکل انچارج) الحمد للہ ورنگل زون کی درج ذیل جماعتوں میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ان جلسوں میں مقررین نے سیرت رسول ﷺ کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کے بہترین نتائج مرتب فرمائیں۔

جماعت احمدیہ بدارم، کٹاکشپور، پیداپور، پسرہ گنڈہ، جنگ پلی، نارائن پور اور اٹکاپلی۔

ھبلی،کرناٹک(از فضل حق خان سرکل انچارج) الحمدللہ مجلس خدام الاحمدیہ ھبلی نے مورخہ ۳، ۴ فروری کو پلاٹینم جوبلی مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت شاندار پروگرام کا انعقاد کیا۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا بعدہ مختلف علمی ورزشی پروگرام کرائے گئے۔بعد نماز ظہر مکرم رفیق احمد صاحب خاں صدر جماعت کی زیر صدارت ایک جلسہ بھی رکھا گیا جسمیں خدام کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کو قبول کرتے ہوئے بہترین نتائج ظاہر فرمائیں۔

۲۔حیدرآباد(از سمیر احمد معتمد) اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ ۱۶ جون کو مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد زون نے اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔جس میں مرکز سے مکرم رفیق احمد صاحب بیگ نائب صدر،مکرم غلام عاصم الدین صاب معتمد خدام الاحمدیہ اور مکرم سی۔شمیم احمد صاب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی شامل ہوئے۔اس اجتماع میں مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔اس اجتماع کی کل حاضری ۳۳۶ تھی۔

پٹنہ،بہار(از دیدار الحق زونل قائد) اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ پٹنہ زون کی جانب سے مورخہ ۲۸ اپریل کو FREE EYE AND MEDICAL CAMP کا انعقاد کیا گیا جسمیں کم وبیش ۲۵ مریضوں کا مفت چیک اپ کیا گیا اور ان میں مفت دوائیاں تقسیم کی گئیں اس کیمپ میں ڈاکٹر ناصر احمد صاحب اور محترمہ عطیہ الشکور صاحبہ نے مریضوں کی خاص رہنمائی کی۔اور بھی بہت سے احباب نے اس کیمپ کو کامیاب کرنے میں بھرپور تعاون دیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

سکندرآباد(از حافظ سید رسول نیاز) ۱۹ مئی کو مجلس خدام الاحمدیہ ومجلس انصار اللہ کا مشترکہ سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا جس میں مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے اور نمایاں پوزشن حاصل کرنے والوں مین انعامات تقسیم کئے گئے۔

یادگیر(از مقصود احمد صاحب ڈنڈوتی قائد مجلس) مورخہ ۳ مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی جانب سے مجلس خدام الاحمدیہ کے ۷۵ سال پورے ہونے پر شہر کے سرکاری ہسپتال میں ایک مثالی وقار عمل بڑے شاندار طریق پر منعقد کیا گیا۔اور تمام ہسپتال کی اندر باہر سے صفائی کی گئی۔ہمارے اس کام کو دیکھ کر لوگ بہت متاثر ہوئے کئی کنڑ اخباروں اور تین tv چینلوں نے تصاویر کے ساتھ اور خدام کے انٹرویو کے ساتھ خبریں شائع کیں۔اس وقار عمل میں کم وبیش ۱۵۰ خدام واطفال نے حصہ لیا اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازیں۔

کولکاتا(از فضل الرحمن فضل سکریٹری وقف نو) اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ ۲۸ اپریل کو وقف نو کولکاتا کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔جس میں کل ۱۹ واقفین نو بچے شامل ہوئے۔اس اجتماع میں مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے واقفین میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

لکھنو(از مقصود احمد بھٹی) الحمدللہ مورخہ یکم جون تا ۱۵ جون فضل عمر درس القرآن کلاسز کا انعقاد دارالتبلیغ لکھنو میں کیا گیا۔جس میں مرکز سے مکرم حافظ ریحان احمد صاحب،مکرم مرشد احمد صاحب ڈار اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب خان شامل ہوئے جنہوں نے شاملین کو صحیح اور صحت تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا سکھایا۔اسی طرح یہاں مقیم مربی صاحبان نے بھی ان کلاسز میں شاملین افراد کو حدیث،فقہ اور بعض بنیادی اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا۔ان کلاسز میں یوپی،اتراکھنڈ اور بہار سے افراد جماعت شامل ہوئے۔اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کو قبول فرمائے۔

موگا(از بشیر خان زونل قائد) مورخہ ۲ جون کو مجلس خدام الاحمدیہ موگا زون نے پہلا خون دان کیمپ لگوایا۔اس کیمپ میں ۲۰ سے زائد خدام نے عطیہ خون دیا۔اسی طرح فری آئی کیمپ بھی لگوایا گیا جس سے بہت سے غریب افراد نے فائدہ اٹھایا۔

کٹاکشہ پور ،زون ورنگل آندھرا: (شیخ ریاض احمد ایریا انچارج) مورخہ 09-07-2013 بروز منگل جماعت احمدیہ کٹاکشہ پور میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔یہ اجلاس بعد نماز مغرب خاکسار کے زیر صدارت منعقد ہوا۔اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔نظم کے بعد خاکسار نے رمضان المبارک کی برکات کے موضوع پر روشنی ڈالی۔مورخہ 7-7-2013 بروز اتوار جماعت احمدیہ کٹاکشہ پور میں ایک وقار عمل کا پروگرام منعقد کیا گیا۔جس میں مسجد کی صفائی اور مسجد کے اردگرد کی گھاس اُکھاڑ کر اچھی طرح صاف کیا گیا۔اس پروگرام

میں کل شاملین خدّام، اطفال اور ناصرات کی تعداد 20 تھی۔

شیرلہ، ساونت واڑی وگوآ: (از مبلغ سلسلہ شیرلہ ساونت واڑی) مورخہ 13 جون کو مجلس انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب صدر ساونت واڑی کی صدارت میں اجتماع کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ اس اجتماع میں تلاوت، نظم، تقریر، کوئز، پیغام رسانی وغیرہ کے پروگرام منعقد کرائے گئے۔ بارش کی وجہ سے ورزشی مقابلہ جات نہیں ہو سکے۔ اختتامی تقریب مکرم صدر صاحب شیرلہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں کے مابین انعامات تقسیم کرائے گئے۔

جلسہائے یوم خلافت

جے گاوں: (از صغیر عالم مبلغ سلسلہ) الحمدللہ جماعت احمدیہ جے گاوں کو مورخہ ۲ جون کو مسجد البلاغ میں مکرم سید فہیم احمد صاحب نیشنل صدر بھوٹان کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت بڑے شاندار طریق پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت، نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر چار تقاریر ہوئیں جن میں علماء نے اس موضوع پر سیر کن بحث کی۔ اس جلسہ کی کل حاضری ۱۶۳ افراد پر مشتمل تھی آخر پر صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

ممبئی (از پرویز احمد سیکرٹری اصلاح وارشاد) الحمدللہ جماعت احمدیہ ممبئی کو مورخہ ۲۷ مئی کو مکرم شیخ اسحاق صاحب زونل امیر کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت بڑے شاندار طریق پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت، نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئی جن میں علماء نے اس موضوع پر سیر کن بحث کی۔ اس دن کی مناسبت سے ایک کوئز پروگرام بھی کرایا گیا۔ آخر پر صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

سیتاپور۔ یوپی (از مظہر احمد مبلغ سلسلہ) الحمدللہ جماعت احمدیہ سیتاپور کو مورخہ ۲۷ مئی کو جلسہ یوم خلافت بڑے شاندار طریق پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت، نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں جن میں علماء نے اس موضوع پر سیر کن بحث کی۔ اس جلسہ میں پانچ جماعتوں سے افراد جماعت شامل ہوئے۔ حاضرین کے طعام کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ آخر پر صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

نرگاوں۔ اڈیسہ (از سجاد علی معلم سلسلہ) الحمدللہ جماعت احمدیہ نرگاوں کو مورخہ ۲۷ مئی کو جلسہ یوم خلافت بڑے شاندار طریق پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت، نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں جن میں علماء نے اس موضوع پر سیر کن بحث کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

چیک ایمر چھ۔ کشمیر (از ظہور احمد مبلغ سلسلہ) الحمدللہ جماعت احمدیہ چیک ایمر چھ کو مورخہ ۲۷ مئی کو جلسہ یوم خلافت بڑے شاندار طریق پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت، نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں جن میں علماء نے اس موضوع پر سیر کن بحث کی۔ اس دن کی مناسبت سے ایک کوئز پروگرام بھی کرایا گیا۔ اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ آخر پر صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

ھبلی۔ (از فضل حق خان مبلغ سلسلہ) الحمدللہ جماعت احمدیہ ھبلی کو مورخہ ۲۷ مئی کو جلسہ یوم خلافت بڑے شاندار طریق پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت، نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں جن میں علماء نے اس موضوع پر سیر کن بحث کی۔ اس جلسہ مین ۴۰۱ افراد جماعت شامل ہوئے۔ حاضرین کے طعام کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ آخر پر صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام پزیر ہوا۔ اس جلسہ کی خبریں ۷ اخبارات نے فوٹو کے ساتھ شائع کی۔

شیرلہ، ساونت واڑی۔ مہاراشٹرا (از محمد فضل سرکی مبلغ سلسلہ) الحمد للہ جماعت احمدیہ سیتاپور کو مورخہ ۲۸ مئی کو جلسہ یوم خلافت بڑے شاندار طریق پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت، نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں جن میں علماء نے اس موضوع پر سیر کن بحث کی۔ اس جلسہ میں ۶۵ افراد جماعت شامل ہوئے۔ حاضرین کے طعام کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ آخر پر صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام پزیر ہوا

حیدرآباد۔ (از سید ابوالحسن سلیم سکریٹری اصلاح وارشاد) الحمد للہ جماعت احمدیہ حیدرآباد کو مورخہ ۲۷ مئی کو جلسہ یوم خلافت بڑے شاندار طریق پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت، نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں جن میں علماء نے اس موضوع پر سیر کن بحث کی۔ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں افراد جماعت شامل

ہوئے۔حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔آخر پر صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

برہ پورہ۔بہار(ازسید آفاق احمد معلم سلسلہ) الحمد للہ جماعت احمدیہ سیتا پور کو مورخہ ۲۷ مئی کو جلسہ یوم خلافت بڑے شاندار طریق پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔تلاوت،نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں جن میں علماء نے اس موضوع پر سیر کن بحث کی۔اس جلسہ میں پانچ جماعتوں سے افراد جماعت شامل ہوئے۔آخر پر صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام پزیر ہوا

بلار پور۔مہاراشٹرا(ازانصار علی خان مبلغ سلسلہ) الحمد للہ سرکل بلار پور کی جملہ جماعتوں پاٹن،آمبے جھری،مرکل میٹا،پیری،کورپنا،شیرج میں مورخہ ۲۷ مئی کو اور بلار پور میں مورخہ ۲ جون کو جلسہ یوم خلافت بڑے شاندار طریق پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔تلاوت،نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں جن میں علماء نے اس موضوع پر سیر کن بحث کی۔بلار پور کے جلسہ میں ۷۰ افراد شامل ہوئے اور وہاں کے ایک اخبار نے بھی اس جلسہ کی خبر شائع کی۔حاضرین کے طعام کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔آخر پر صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام پزیر ہوا

ہاری پاری گام(ازادریس احمد قائد مجلس) الحمد للہ مورخہ ۲۸ مئی کو مسجد احمدیہ ہاری پاری گام میں جلسہ یوم خلافت بڑے شاندار طریق پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔تلاوت،نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں جن میں علماء نے اس موضوع پر سیر کن بحث کی۔اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کو قبول فرمائیں۔

صدر جمہوریہ ہند سے ملاقات

مورخہ 23 مئی کو خاکسار اور مکرم عطاالرحمٰن بنگالی صاحب نے عزت مآب صدر جمہوریہ ہند جناب پرنب مکھرجی سے ملاقات کی اور جماعتی لٹریچر پیش کیا۔لٹریچر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب World Crisis and the Pathway to peace بھی پیش کی گئی۔جس کو جناب موصوف نے اُسی وقت پڑھنا شروع کیا اور سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ یہ وقت کی ضرورت ہے اس کی خوب تشہیر ہونی چاہیے۔اسی روز ایک ممبر پارلمنٹ ابھیجیت مکھر جی سے بھی ملاقات کی گئی اور جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔آمین (مظفر احمد ظفر زونل امیر آگرہ)

تیرہواں پندرہ روزہ تربیت کیمپ نومبائعین 2013

مورخہ 5 جون تا 19 جون قادیان میں زیر انتظام نظارت اصلاح وارشاد شمالی ہند پندرہ روزہ تربیتی کیمپ برائے نومبائعین ہر سال کی طرح منعقد ہوا۔اس کیمپ میں پنجاب،ہریانہ،ہماچل،یوپی،ایم پی،راجستھان سے کل 213 طلباء وطالبات شامل ہوئے۔اس کیمپ کا رسمی افتتاح مکرم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی صدارت میں ہوا۔روزانہ صبح فجر کی نماز،تلاوت قرآن کریم کے بعد اسمبلی وُدعا کے بعد ٹھیک نو بجے کلاسز شروع ہوتی تھیں۔نماز سادہ و باترجمہ،قرآنی دُعائیں،تاریخ اسلام واحمدیت،سیرت آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ،فقہی مسائل،بد رسومات کے خلاف جہاد،خلفاء راشدین اور خلفاء احمدیت کا تعارف وغیرہ امور سے ان کلاسز میں طلباء وطالبات کو روشناس کرایا گیا۔مورخہ 18 جون کو طلباء کا تحریری وزبانی امتحان بھی لیا گیا۔ہر روز بعد نماز مغرب تا عشاء مسجد اقصیٰ میں تربیتی جلسہ ہوتا رہا۔جس میں علماء کرام مختلف موضوعات پر تقاریر کرتے رہے۔حضور انور کے خطبات سنانے کا بھی انتظام تھا۔مورخہ 14 تا 18 جون ورزشی مقابلہ جات بھی کرائے گئے اور مورخہ 15 تا 17 جون علمی مقابلہ جات بھی کرائے گئے۔مورخہ 19 جون کو طلباء کو قادیان کے مقدس مقامات کی زیارت بھی کرائی گئی۔

مورخہ 19 جون کو بعد نماز مغرب وعشاء محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی صدارت میں اختتامی تقریب عمل میں آئی اس تقریب میں کیمپ کی رپورٹ مکرم تنویر احمد خادم صاحب نگران اعلیٰ تربیتی کیمپ نے پیش کی۔مکرم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کے مختصر خطاب کے بعد محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے طلباء کو اہم نصائح کیں۔آخر میں انعامات تقسیم ہوئے۔طالبات کی اختتامی تقریب محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔(رپورٹ از مبشر احمد عامل نگران تعلیمی وتربیتی امور)

COMPANY NAME: AQS DIGITAL PVT LTD
CONTACT: MUBARAK AHMAD
A/22,SAHEED NAGAR BHUBANESWAR INDIA-751007
PH: 0674-2540396,2548030
MOB: 9438362671,9337362671,9937862671
WWW.LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM
EMAIL:INFO@LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM
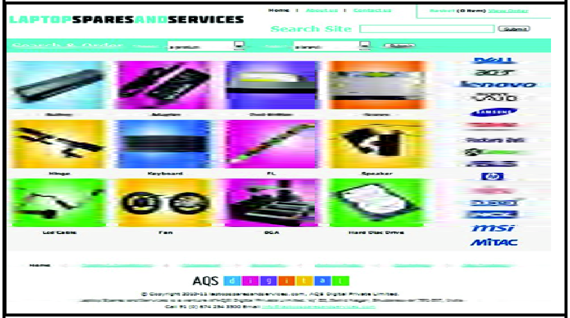

WE ALSO conduct LAPTOP CHIP LEVEL TRAINING DATA RECOVERY TRAINING

Gardean, Sky News, BBC News, Sky Arabia etc.

Our community reprinted the "Life of Muhammad" into different languages and distributed free worldwide. Here in India it was translated to nine regional languages and had been distributed free.

In Canada more than 3,00,000 well designed flyers were distributed free. In some cities members of our community including women, men, youth and children distributed these flyers by going door to door.

Again here in India 60,000 leaflets were freely distributed. A 50 bus campaign was launched in UK carrying the message; "Islam : freedom of speech with respect".

While goggling upon the reaction of Ahmadiyya Muslim Community. It reflects that, if the film would have been released at the Prophet's (s.a.w) time, He and His companions would have done the same reaction that Ahmadies did.... So why violence???

(Rasikh Barkat, Jamat Ahmadiyya Shurat, J&K)

SUCCESS INDIA
PROMOTERS (PVT) LTD.,

White House, #11, Cholan Nagar, Kuniamuthur
Coimbatore - 641008, Ph : 0422 3227229
Fax : 0422 2252441
e-mail : successindia.net@gmail.com

www.successindia.net

Zishan Ahmad Amrohi (Prop.) Cell : 9720171269

ADNAN GARMENTS (INDIA)
(Jackets, geans Pants etc.)

ADNAN ELECTRONICS
(12 Volt D.C. Table Fan Manufacturing)

SHANKARA TRADERS

Gher Pachiya, Amroha, J. P. Nagar, U.P. - 244221

Our Befitting Response

Aftermath the release of the anti Islamic movie "The innocence of Muslims". When the discussions were at the peak, everywhere in Muslim groups as well as non-Muslim groups, a friend of mine came & greeted me for being the member of Ahmadiyya Muslim Community. He appreciated the endeavour of our community, that made me enthusiastic & I glopped to put down the reaction of our community and other Muslims Worldwide.

An almost unknown film maker of anti-Islamic movie "The Innocence of Muslims" was initially indentified from the associated press and New York Journal reports as Sam Bacile, an Israeli Jew, who was later identified as Nakoula Basseley Nakoula, a Coptic Christian.

The deliberate attempt by the anti-Islam people is to provoke the Muslim people against Jews, and is going on continuously. Since people are left completely free to speak their minds; regardless of how insulting it may be to the others. This time also, these people wanted to excite and incite Muslims in taking extreme action against Israeli interests and they almost succeeded in their attempt they know that Muslims would take action in the form of protest, in a violent manner. These violent protests by the emotionally charged Muslims against Jews would put the Muslims Community in bad light and help the islamophobic forces to continue and exaggerate their hate mongering against Islam and Muslims.

Many Muslims have protested violently to the film, they caused wide-spread damage, destruction, attacked western targets and embassies, culminating in the mournful and unjust murder to 4 people including US Ambassador to Libya. They although justified in their anger, though violence is never in the human nature. It is the teachings that the nominal religious leaders provide to the people that make them violent. Therefore, Muslims need to reflect on whether their response was in accordance with the teachings & practice of that Prophet (s.a.w) whom they claim to be acting out of Love for? Islam which literally means "Peace", had their actions been true representative of religion of 'Islam'?

History says that Prophets Muhammad (s.a.w) never responded violently to insults against Him or Islam. He rather responded the abuse with Love and wisdom. I will justify it by providing some oral traditions concerning the words of Muhammad (s.a.w), recorded by Bukhari in the name of Amer bin Rabiha. A funeral procession of a jew passed before the Prophet (s.a.w) whlile he was sitting with his followers, he stood up in the honor of the dead saying that after all he is a human. This reflects the respect that prophet (s.a.w) provided to the humanity of Jews.

Another oral tradition, recorded also by Bukhari in the name of Abu-Hurrairah is that A heathen started urinating in Masjid-e-Nabavi, the companions of the prophet went furious and angry. Some rushed to beat him. The prophet (s.a.w) stopped them, saying, "Let him finish it", immediately afterward He (s.a.w) talked to the heathen affectionately and advised him urinating should not be done at the sacred place the Mosque. Later He (s.a.w) instructed his companions to clean the place.

The Holy Quran strongly condemns the killing of an innocent person, stating that it is akin to kill all the mankind.

Ahmadiyya Muslim Community has always put their head toil since its birth, which this time got elevated to the newer heights. While going through the "Review of Religions", I came to know the reaction of our community Worldwide. They companied Worldwide to present the true teachings of Islam in a peaceful, rational and loving way through exhibitions, conferences, and flyers distribution by using all the present day technologies, including media, press, i-phones, internet etc. Our spiritual leader's Friday sermon was listened live by dozens of media persons including - the Wembldon Gardian,

ماتھوٹم کیرلہ کے خدام دس دن کے تبلیغی پروگرام
کے لئے تیاری کرتے ہوئے

موگا، پنجاب میں منعقد بلڈ ڈونیشن کیمپ
میں خدام عطیہ خون دیتے ہوئے

مکرم حافظ سید رسول صاحب نیاز مبلغ سلسلہ سکندر آباد
معززین کو جماعتی لٹریچر دیتے ہوئے

جلسہ یوم خلافت منعقدہ بمقام جے گاؤں میں مکرم صغیر عالم صاحب
مبلغ سلسلہ تقریر کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ کتا کشہ پور، آندھرا پردیش کے خدام
وقار عمل میں مصروف

زونل اجتماع ممبئی کے موقعہ پر اطفال
ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ میں منعقدہ اجتماع
کے موقعہ پر لی گئی ایک یادگار تصویر

تامل ناڈو ساؤتھ زون میں منعقدہ بک فیئر میں جماعتی سٹال پر احباب جماعت
زائرین کی خدمت میں لٹریچر پیش کرتے ہوئے

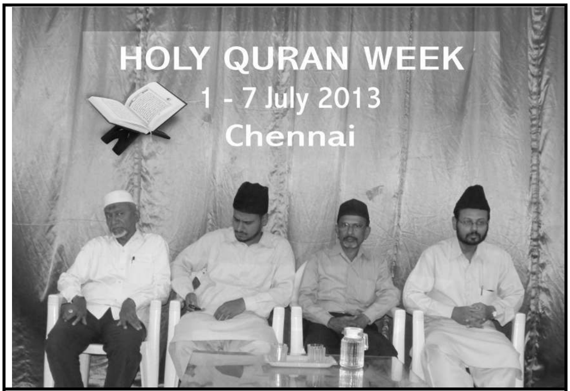

چینئی، تامل ناڈو میں
منعقدہ ہفتہ قُرآن کا منظر

حلقہ مبارک، قادیان کے خدام کی طرف سے
گرمیوں میں لوگوں کو پانی پلانے کا ایک منظر

مکرم شریف احمد فاروقی صاحب جناب وزیر داخلہ راجستھان کی خدمت میں جماعتی
لٹریچر پیش کرتے ہوئے۔ مکرم عبدالہادی فاروقی صاحب مبلغ سلسلہ بھی ہمراہ ہیں

لوکل اجتماعی کولکتہ، بنگال
کے موقعہ پر لی گئی ایک یادگار تصویر

مجلس خدام الاحمدیہ ممبئی کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر لی گئی ایک تصویر

لوکل اجتماع کولکتہ کے موقعہ پر لی گئی ایک تصویر

پلاٹینم جوبلی کی مناسبت سے قادیان میں منعقد کرکٹ و والی بال ٹورنامنٹ کے موقعہ پر شامل ہونے والے کھلاڑیوں کی ایک تصویر

انٹرفیتھ پیس سیمپوزیم بمقام حیدرآباد کا ایک منظر

مجلس خدام الاحمدیہ ماتھوٹم کی طرف سے منعقد شجرکاری کا منظر

مجلس خدام الاحمدیہ ماتھوٹم کی طرف سے ایک blind school میں کئے گئے وقارِ عمل کی تصویر

Registered with Registrar of Newspapers of India at No. **38951/82** Postal Registration No : **Pb L/P/GDP-18/12** for the calendar years **2013** to **2015**

Monthly # MISHKAT **Qadian**

Rs. 20/-

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat

Ph: (91)1872-220139 Fax: 222139 E-mail : mishkat_qadian@yahoo.com

Chairman : Hafiz Makhdoom Sharif

Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : 09815016879

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph : 09878047444

Vol : 32 | August 2013C.E. Zahoor 1392H.S | Issue : 08

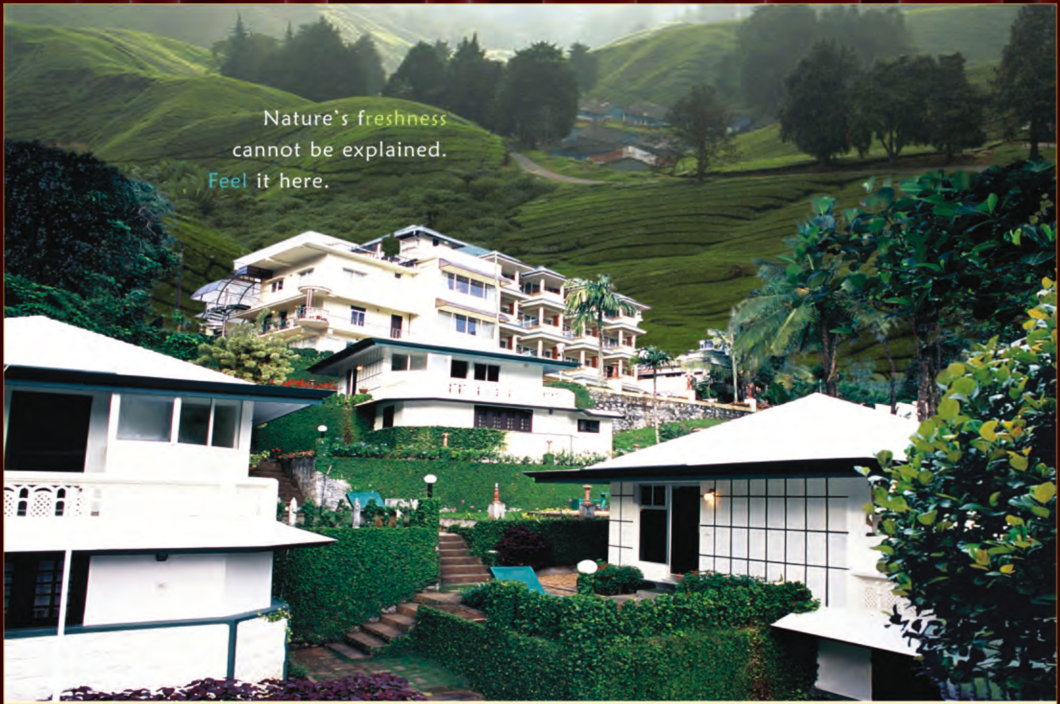

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange